



پسک
الہیہ
کادائی

الہیہ

مرکزی کمیٹی
الہیہ
پاکستان
کراچی

حضور ﷺ

حضور ﷺ

جلد: 47 | ۲۸ رجب ۱۴۳۷ھ ۶ تا ۱۲ مئی ۲۰۱۶ء | شمارہ: ۱۹

پانامہ لیکس

وزیراعظم کی طرف سے
چیف جسٹس کو خط لکھنے کے
فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

امیر محترم شاہد میر



جنت کے خزانوں میں سے
ایک خزانہ!

اسلامی طرز حکومت اور موجودہ مسلم حکمرانوں کی عیاشیاں!



باپ کے ساتھ شریک کاروبار کے کا حصہ؟!

عورت کے لیے تمام سرکامح.....؟!

بیسٹی کے لیے وصیت.....؟!

فرائض
و
ادب

درس قرآن

جناب پروفیسر احمد حماد

احسان

ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَايَ ذِي الْقُرْبَىٰ﴾ (النحل)

”اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور رشتہ داروں کے ساتھ (اچھا) سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے۔“
اللہ کے دربار میں قلب سلیم کے ساتھ حاضری کا میابی کی اولین شرط ہے اسی لیے قرآن کریم میں ایسی صفات کی نشاندہی کی گئی ہے جن کی بدولت انسان اپنے دل کی بیماریوں کا علاج کرتے ہوئے صحیح اور سلیم دل کا مالک بنتا ہے ایسی ہی صفات میں سے ایک صفت احسان ہے۔ حقوق اللہ کی ادائیگی کرتے ہوئے احسان کا مطلب اخلاص کے ساتھ احکام کی بجا آوری ہے جیسا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم اللہ کی عبادت اس طرح کرو گویا تم اسے دیکھ رہے ہو جبکہ مخلوق کے ساتھ معاملات میں اس سے مراد نیک برتاؤ، فیاضانہ معاملہ، ہمدردانہ رویہ، رواداری، خوش خلقی، ایک دوسرے کا پاس اور لحاظ رکھنا، دوسرے کو اس کے حق سے کچھ زیادہ دے دینا وغیرہ ہے۔ آیت مبارکہ کا پہلا حکم عدل ہے جو کہ معاشرہ کی اساس ہے جبکہ دوسرا حکم احسان ہے جو کہ معاشرہ کا حسن و جمال اور کمال ہے۔ کیونکہ عدل باہمی ناخوشگواریاں اور تنخیل کم کرنے کا باعث بنتا ہے جبکہ احسان شیرینیاں اور خوبصورت تعلقات قائم کرنے کی وجہ بنتا ہے۔ قرآن نے اپنے خوبصورت اسلوب میں عدل اور احسان کے درمیان امتیاز بیان کیا ہے:

﴿وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوا بِمِثْلِ مَا عَاقَبْتُمْ بِهِ﴾ (النحل: 126)

”اور اگر بدلہ لو بھی تو صرف اتنا کہ جس قدر تم کو صدمہ پہنچایا گیا ہو یہ عدل ہے۔“

جبکہ: ﴿وَلَيْنَ صَبَرْتُمْ لَهْوَ خَيْرٌ لِّلصَّابِرِينَ﴾ (النحل)

”لیکن اگر تم صبر کرو تو یہ یقیناً صبر کرنے والوں کے حق میں بہتر ہے یہ احسان ہے۔“

اسی طرح: ﴿وَجَزَاءُ سَيِّئَةٍ سَيِّئَةٌ مِّثْلُهَا﴾ (الشوری: 40)

”اور برائی کا بدلہ تو صرف اس جیسی برائی ہے یہ عدل ہے۔“

﴿فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ﴾ (الشوری: 40)

”اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمہ ہے یہ احسان ہے۔“

اسی لیے اللہ تعالیٰ نے احسان کو پسند فرمایا ہے: ﴿وَاحْسِنُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ﴾ (البقرہ)

”تم سلوک و احسان والا معاملہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ احسان کرنے والوں کو پسند فرماتے ہیں۔“

اگر معاشرہ کو فساد، بے امنی اور دشمنی سے بچانا ہے اور محبت، شکرگزاری، عالی ظرفی جیسی اقدار سے منور کرنا ہے تو پھر قلب سلیم کی اس خصلت و عادت کو اپنے رویوں میں جگہ دینا ہوگی:

﴿وَاحْسِنْ كَمَا أَحْسَنَ اللَّهُ إِلَيْكَ وَلَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ﴾ (القصص: 77)

”اور جیسا کہ اللہ نے تم پر احسان کیا ہے تو تم بھی احسان والا رویہ اختیار کرو اور فساد

کے خواہاں مت بنو۔“

درس حدیث

جناب پروفیسر عبدالرحمن لدھیانوی

نکاح میں اجازت کا مسئلہ

[عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، حَدَّثَهُمْ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: "لَا تُنْكَحُ الْأَيِّمُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ، وَلَا تُنْكَحُ الْبُكَرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ" قَالُوا: يَا رَسُولَ اللَّهِ! وَكَيْفَ إِذْنُهَا؟ قَالَ: "أَنْ تَسْكَتَ"] [متفق عليه]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”طلاق یافتہ یا بیوہ کا نکاح اس کے مشورے کے بغیر نہ کیا جائے اور کنواری لڑکی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر نہ کیا جائے۔“ تو انہوں نے عرض کی اے اللہ کے رسول! اس (لڑکی) سے اجازت کیسے حاصل کی جائے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: ”اگر وہ خاموش ہو جائے۔“
ہمارے معاشرے میں بچیوں کا نکاح کرتے ہوئے ان کو اعتماد میں نہیں لیا جاتا جس کے نتیجے میں کئی نکاح کامیاب نہیں ہوتے اور طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اس ضمن میں رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کی رہنمائی فرمائی کہ وہ لڑکی جس کا نکاح ہونے جا رہا ہے اس کو اعتماد میں لیا جائے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اگر وہ خاتون بیوہ یا مطلقہ ہو تو اس سے مشاورت کی جائے اگر وہ زبان سے اقرار کر کے اپنی رضامندی کا اظہار کر دے تو اس کا نکاح کر دیا جائے لیکن اگر وہ خاتون جس کا نکاح کرنا مقصود ہے کنواری ہے تو اس سے مشورہ کرنے کی ضرورت نہیں صرف اجازت طلب کی جائے۔“

سائنس تشریف فرما صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے تعجب سے دریافت فرمایا کہ اس کی اجازت کیسے لی جائے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ”پوچھنے پر اگر وہ خاموش رہے تو اس کی اجازت تصور ہوگی اس کی زبان سے اقرار کر دینے کی ضرورت نہیں۔“ جو لوگ اپنی مرضی سے بچیوں کی شادی کر دیتے ہیں وہ اکثر و بیشتر پریشان ہو جاتے ہیں رضامندی اور مشورے سے کئے ہوئے ہر کام میں خیر و برکت ہوتی ہے۔ سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے اپنی جوان بچی کا نکاح اس کی اجازت کے بغیر کر دیا تو وہ لڑکی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور اپنا مدعا پیش کیا۔ آپ ﷺ نے اس کی بات سن کر فیصلہ فرما دیا کہ یہ نکاح نہیں ہے اور ان کو ایک دوسرے سے جدا کر دیا۔ یعنی نکاح کو ختم کر دیا تو معلوم ہوا کہ منکوحہ کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ معلوم ہوا کہ وہ لڑکی جس کا نکاح ہونے جا رہا ہے اس کی رضامندی اور ولی کی اجازت کے بغیر نکاح نہیں ہوتا۔ اسلام نے معاشرتی خرابیوں کی نشاندہی کر کے اصلاح کی کوشش کی ہے مگر اکثر لوگ ان کا خیال نہیں کرتے جس کے نتیجے میں پریشانی ان کا مقدر بن جاتی ہے۔ ایسے ہی اگر کوئی شخص اپنی نابالغ بچی کا نکاح کر دے تو بالغ ہونے پر شریعت نے اسے حق دیا ہے کہ وہ چاہے تو اس نکاح کو قائم رکھے اور چاہے اسے ختم کر دے اس پر کوئی طعن نہیں ہو گا۔ اس قسم کے معاملات میں شریعت کے احکام کی پاسداری انسان کو بہت سی پریشانیوں سے بچا لیتی ہے۔

اسلامی تعاون تنظیم (OIC) کا اجلاس

۱۵ اپریل ۲۰۱۶ء کو ترکی کے مشہور اور تاریخی شہر استنبول میں مسلم ممالک کے سربراہوں کا اجلاس منعقد ہوا۔ اس اسلامی تعاون تنظیم (او آئی سی) کا اجلاس ہر تین سال کے بعد منعقد ہوتا ہے۔ یہ اسلامی سربراہوں کی تیرہویں کانفرنس تھی جس میں تیس سے زائد سربراہان مملکت شریک ہوئے۔ اس کی خبریں ذرائع ابلاغ کی توجہ کا مرکز بنی رہیں۔ حقیقت ہے کہ یہ اجلاس اس اعتبار سے بہت کامیاب اور خوش آئند تھا کہ اس میں بڑے واضح انداز میں کشمیر، فلسطین، شام اور دیگر ممالک کے مسائل پر غور و خوض ہوا اور اس امر کا کھل کر اظہار کیا گیا کہ پوری دنیا میں ہر جگہ مسلمان ظلم و ستم کا شکار ہیں۔ دہشت گردی کے خلاف مشترکہ جدوجہد کرنے کا عزم بالجمہر کیا گیا اور اس حقیقت کا اظہار بھی کیا گیا کہ داعش کا وجود کسی خطرہ اور فتنہ سے کم نہیں جو مسلمانوں کی تباہی کا ذمہ دار ہے۔ اجلاس میں مسلم سربراہوں نے جموں و کشمیر کے بارے میں قرار داد میں بھارتی حکومت کو یہ باور کرایا کہ جب تک اہل کشمیر کو اپنے مستقبل کا فیصلہ کرنے کا حق نہیں دیا جاتا امن قائم نہیں ہو سکتا۔ لہذا اقوام متحدہ کی قرار دادوں کے مطابق تنازعہ کشمیر کو حل کیا جائے۔ مسئلہ کشمیر تقسیم ہند کا نامکمل ایجنڈا ہے اور بھارت نے آٹھ لاکھ ظالم فوج کے ذریعے جموں و کشمیر پر غاصبانہ قبضہ کر رکھا ہے۔ جبکہ بھارت خود ہی اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے کر گیا تھا اور اب اس کی قرار دادوں پر عمل کرنے سے نہ صرف انکاری ہے بلکہ آٹھ لاکھ کی رٹ لگا رکھی ہے۔ انصاف پسند دنیا کو مظلوم و مقہور کشمیریوں کو حق استصواب رائے دلانے کے لیے آواز بلند کرنی چاہیے۔ اجلاس میں مسئلہ فلسطین پر بھی قرار داد منظور کی گئی جو بڑی اہمیت کی حامل ہے۔ کتنے افسوس کی بات ہے کہ ابھی تک ہمارا قبلہ اول یہودیوں کے قبضہ میں ہے اور اس کے ظلم و ستم نے مسلمانوں کا جینا دو بھر کر رکھا ہے۔ اسی طرح شام کی ظالم حکومت نے لاکھوں مسلمانوں کو شہید اور ملک بدر کر دیا ہے اس جارحیت کے خاتمہ کے لیے مسلم ممالک کو مشترکہ اقدام کرنا چاہیے۔

اجلاس کے اختتام پر مشترکہ اعلامیہ میں فرقہ واریت اور گروہ بندیوں پر مبنی سیاست کی مذمت کرتے ہوئے کہا گیا کہ حزب اللہ، شام، بحرین، کویت اور یمن میں دہشت گردی میں ملوث ہے۔ ایران کو چاہیے کہ وہ ہمسایہ ممالک کے ساتھ عدم مداخلت کی بنیاد پر تعلقات قائم کرے۔

اجلاس میں خادم الحرمین شریفین سلمان بن عبدالعزیز نے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ”آج ہمیں اس بات کی پہلے سے کہیں زیادہ ضرورت ہے کہ دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے سب اکٹھے ہو جائیں اور نوجوان نسل کو دین کے نام پر فساد پھیلانے والوں کے شر سے بچایا جائے۔ مسلم ممالک ڈالر یا پاؤنڈ کی غلامی سے نکل کر اپنی کرنسی تشکیل دیں۔ بیرونی سازشوں کے مقابلہ کے لیے وسائل جمع کریں اور مشترکہ دفاعی نظاموں کی طرح اپنی منڈیاں تشکیل دے کر باہمی تجارت کو فروغ دیں۔ اب پانی سر سے گزر چکا ہے۔ کفار سے امیدیں لگانے کی بجائے یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ ان کا مسلمانوں سے دوستیاں لگانا اور مالی امداد فراہم کرنا سازشوں کے سوا کچھ نہیں۔ ان یکطرفہ دوستیوں کے نتیجے میں ہی اغیار کو مسلمان ملکوں میں مداخلت کے مواقع ملتے ہیں۔“

خادم الحرمین الشریفین حفظہ اللہ تعالیٰ نے دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے مشترکہ جدوجہد پر زور دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ آج چند عناصر جو تشدد اور دہشت گردی کی کارروائیوں میں ملوث ہیں ان کا اسلام

بیت القرآن
ایم اے

☆ رانا محمد شفیق خاں پسروری
☆ پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد

مجلس
ادارت

اس شمارہ میں

- 1 درس قرآن و حدیث
- 2 ادارہ
- 4 احکام و مسائل
- 6 لاجلہ دلاؤ لاہور لاہور کی فضیلت..... (خلیفہ حرم)
- 8 اللہ تعالیٰ ہی غیب جانتا ہے۔
- 12 تحفہ نسوان علی..... نقد و تجزیہ
- 15 اسلامی طرز سکرائی
- 16 احترام مصطفیٰ
- 17 استدراک..... (ذکوۃ کو اجامی طور.....)
- 19 بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس فیصل آباد
- 21 اخبار الجماد

ادارہ سے جملہ خط کتابت ایڈیٹر کے نام
اور ترسیل ذریعہ کے نام کی جائے

پتہ: ہفت روزہ ”ابلیح حد“ چوک اہل حد

(المعرفتی چوک) 106، راوی روڈ لاہور۔ 54000

فون: 042-37720257 / فکس: 042-37725525
E-mail: weeklyyahlehadith@yahoo.com

سالانہ تعاون بیچنے کے لیے

① میزان نمک براؤن کوڈ: 0211 اکلوت نمبر: 0100270239
② U.B.L. اکلوت نمبر: 0321-4332168

بیل اشتراک

سالانہ	600/- روپے
ششماہی	350/- روپے
بذریعہ دہلی	650/- روپے
بیرونی ممالک سے	6000/- روپے
نی پرچہ	20/- روپے

بیت القرآن لاہور سے پچھواکر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔
کے لئے ”السر پرنٹ ان“ شاہ خالد ناؤن جی ٹی روڈ شاہدرہ
لاہور سے پچھواکر 106 راوی روڈ لاہور سے جاری کیا۔

سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اسلام کا نام تو لیتے ہیں لیکن اسلامی تعلیمات اور اس کی واضح ہدایات کی نفی کرتے ہیں۔ انہوں نے اسلامی نام اور اسلامی لبادہ اوڑھ رکھا ہے جبکہ ان کے اعمال و کردار کا تہذیب اسلامی سے کوئی تعلق نہیں۔ اسلام تو امن کا دین ہے۔ یہ دین رحمت ہے۔ یہ پوری انسانیت کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے جو امن و سکون کا ابدی پیغام ہے۔ اسلام کے نزدیک کسی ایک بے گناہ شخص کا قتل پوری انسانیت کے قتل کے مترادف ہے۔ معصوم شہریوں، بچوں اور عورتوں کا قتل، اپنے بھائیوں اور قومی الماک کو نقصان پہنچانا تو اسلام کی تعلیم ہے اور نہ ہی انسانیت کی خدمت ہے۔ تعلیمی اداروں، ہسپتالوں اور عبادت گاہوں پر بمباری کرنا کوئی خدمت ہے؟ دنیا کا کوئی نظام ایسی دہشت گردی اور قتل و غارت گری کی اجازت نہیں دیتا۔ اسلام ایسی ظالمانہ کارروائیوں کی نہ صرف مذمت کرتا ہے بلکہ دہشت گردوں کو سخت ترین سزا دینے کی تلقین کرتا ہے۔ حقیقی بات یہ ہے کہ مسلمان دہشت گرد نہیں ہو سکتا۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان گرامی ہے: **لَا مُسْلِمٌ مِّنْ سَلَمٍ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِّسَانِهِ وَيَدِهِ** یعنی ”مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے کسی دوسرے کو نقصان نہ پہنچے۔“ ضرورت اس بات کی ہے کہ شریکین اور تخریب کاروں سے آگاہ رہیں۔ اپنی صفوں میں اتحاد برقرار رکھیں، فرقہ واریت سے اجتناب کریں۔

آخر میں یہ کہنا ضروری سمجھتے ہیں کہ استنبول کانفرنس جن حالات میں منعقد ہوئی، معزز شرکاء نے جن خیالات کا اظہار فرمایا، مسلمانوں کے جن مسائل پر قرار دادیں منظور کیں اور مشترکہ اعلامیہ جاری کیا اس کا تقاضا یہ ہے کہ ان مسائل کے حل اور اہداف کے حصول کے لیے عملی اقدامات کیے جائیں۔ اسی صورت میں تنظیم کی اہمیت بڑھ سکتی ہے اور اس کا دائرہ کار وسیع ہو سکتا ہے۔

پاناما لیکس کے معاملے پر چیف جسٹس کو خط لکھنے کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ پروفیسر ساجد میر

خود کو احتساب کے لیے پیش کر کے ابھی مثال قائم کی ہے۔ اپوزیشن کے پاس شور مچانے کا جواز نہیں رہا۔ تقریر پر رد عمل امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے وزیر اعظم نواز شریف کے پاناما لیکس کے معاملے میں کمیشن کی تشکیل کے لیے چیف جسٹس کو خط لکھنے کے فیصلے کا خیر مقدم کیا ہے۔ وزیر اعظم کی تقریر پر اپنے رد عمل میں ان کا کہنا تھا کہ وزیر اعظم نے خود کو احتساب کے لیے پیش کر کے اچھی مثال قائم کی ہے۔ اپوزیشن کے پاس شور مچانے کا اب جواز نہیں رہا۔ جو بھی کمیشن بنے گا اسکی تحقیقات کے نتیجے میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔ پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ شور مچانے والوں کا ایجنڈا اور ہے۔ ملک کو عدم استحکام سے دو چار کرنا اور جاری ترقیاتی منصوبوں کو نشانہ بنانا، ملک کی کوئی خدمت نہیں۔ ملکی ترقی کے لیے جمہوری استحکام ناگزیر ہے۔ مافی اور دھرنوں کی سیاست سے غیر جمہوری قوتوں کو فائدہ پہنچے گا۔ ہم جس طرح کے چیلنجز سے دو چار ہیں ملک کسی بڑے بحران کا متحمل نہیں ہو سکتا۔

الزامات کی سیاست سے جمہوری نظام کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ عمران خان کوئی نیا ”چن چڑھانا“ چاہتے ہیں

امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان سینیٹر پروفیسر ساجد میر نے کہا ہے کہ چیف جسٹس کی واپسی کا انتظار کرنا چاہیے۔ اس سے پہلے بد اعتمادی کی فضا پیدا کرنا انتہائی نامناسب ہے۔ جوڈیشل کمیشن کو فرائزک آڈٹ کرانے کا اختیار ہوگا۔ چیف جسٹس پر اعتماد اور عدالت عظمیٰ کے وقار کی حفاظت ہم سب پر فرض ہے۔ احتساب کے نام پر جاری سیاست میں ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کا سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو اس سے قوم کی مایوسیوں میں مزید اضافہ ہوگا۔ عمران خان اپنی جارحانہ پالیسی سے کوئی نیا ”چن چڑھانا“ چاہتے ہیں۔ مرکزی دفتر 106 راوی روڈ میں علماء کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ موجودہ فضا جمہوریت کے حق میں بہتر نظر نہیں آرہی۔ بے لگام احتساب پر سب کا اتفاق ہے۔ جمہوریت میں جارحیت نہیں تحمل اور حوصلہ سے کام لینا پڑتا ہے۔ بلیم گیم کی سیاست سے جمہوری نظام کو خطرہ لاحق ہو سکتا ہے۔ زور آزمائی کے بجائے بے لاگ احتساب کے لیے عدالتی کمیشن کے قیام اور اسکے نتائج کا انتظار کرنا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ جوڈیشل کمیشن کو فرائزک آڈٹ کرانے کا اختیار ہوگا۔ لہذا کمیشن کی تشکیل پر سیاست برائے سیاست کا سلسلہ بند ہو نا چاہیے۔ یہی صورتحال رہی تو جوڈیشل کمیشن کی تشکیل ممکن ہی نہیں ہو پائے گی اور احتساب کا معاملہ بلیم گیم کی سیاست کی نذر ہو جائیگا۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ آئین و قانون کی عملداری میں حقیقی معنوں میں بے لاگ احتساب شروع کر دیا جائے۔ سب احتساب کیلئے اپنے آپ کو پیش کریں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے۔ ان کا کہنا تھا کہ معاشی استحکام و ترقی کرپشن کے ناسور کو جڑ سے اکھاڑنے سے ہی ممکن ہوگی۔ قوم کا پیسہ امانت سمجھ کر قوم پر ہی لگانا ہوگا۔ بدعنوانی کے کلچر نے پہلے ہی سیاستدانوں کو بدنام کر رکھا ہے۔ اگر یہ سلسلہ نہ روکا گیا تو عوام کا سسٹم سے ہی اعتماد اٹھ جائے گا۔

جناب
مولانا
حافظ
ابو محمد عبدالستار رحمہ اللہ
مرکز الدراسات الاسلامیہ

سلمان کلونی میاں پٹنل فائیو پاکستان
فون: 0300-4178626 - 065-2663317
Email: hammad3316@yahoo.com ای میل:

احکام و مسائل

عورت کے لیے تمام سر کا مسح

سوال

دوران وضوء کیا عورت اپنے سر کے تمام بالوں کا مسح کرے گی؟ میں نے سنا ہے کہ عورت کے لیے جائز ہے کہ وہ دوران وضوء اپنے سر کے کچھ حصے کا مسح کرے یہ بات کس حد تک صحیح ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں وضاحت کریں۔

جواب

قرآن کریم میں وضوء کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اے ایمان والو! جب تم نماز پڑھنے کا قصد کرو تو اپنا منہ اور کہنوں تک اپنے ہاتھ دھویا کرو نیز سر کا مسح بھی کرو اس کے علاوہ ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھویا کرو۔“ (المائدہ: ۶)

اس آیت کریمہ میں وضوء کے لیے سر کے مسح کو بھی ضروری قرار دیا گیا ہے۔ اس کا طریقہ اور کیفیت احادیث میں بیان ہوئی ہے امام بخاری نے اس آیت کریمہ پر بایں الفاظ عنوان قائم کیا ہے: ”تمام سر کا مسح کرنا۔“ (بخاری الوضوء: باب نمبر ۳۸)

اس کے بعد انہوں نے سیدنا سعید بن مسیب کا قول نقل کیا ہے کہ عورت بھی مردوں کی طرح اپنے تمام سر کا مسح کرے گی پھر امام مالک کا حوالہ دیا ہے کہ ان سے سوال ہوا آیا کچھ سر کا مسح کرنا جائز ہے؟ تو انہوں نے سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث بطور حوالہ پیش کی کہ عورت کو بھی تمام سر کا مسح کرنا ہوگا۔ سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث حسب ذیل ہے: ”انہوں نے وضوء کا طریقہ عملاً بیان کر کے مسح کی وضاحت فرمائی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے سر کا مسح کیا“ اپنے دونوں ہاتھوں کو سر کے آگے اور پیچھے لے گئے پیشانی سے شروع کیا یہاں تک کہ گدی تک لے گئے پھر اسی جگہ واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا۔“ (بخاری الوضوء: ۱۸۵)

اس حدیث کے مطابق وضوء کرنے میں مرد و زن سب برابر ہیں ان میں کوئی فرق نہیں لیکن اس مقام پر یہ وضاحت کرنا ضروری ہے کہ عورت کے سر کے نیچے جو بال لٹک رہے ہیں ان کا مسح کرنا ضروری نہیں وہ صرف سر کا مسح کرے گی جیسا کہ قرآن میں ہے لٹکتے ہوئے بال اس کے سر سے باہر ہیں وہ صرف اپنے سر پر مسح کرنے کی پابند ہے۔ واللہ اعلم!

بٹی کے لیے وصیت

سوال

میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ میرے مرنے کے بعد دکان کا کرایہ میری بٹی وصول کرے گی باپ کی وفات کے بعد اس بٹی کو جائیداد سے پورا پورا حصہ دیا گیا ہے اور وہ وصیت کے مطابق دکان کا کرایہ وصول کرنے کا مطالبہ بھی کرتی ہے کیا شرعاً اس کا حق بنتا ہے کہ وہ کرایہ وصول کرے؟

جواب

شریعت اسلامیہ میں وصیت کا ایک مستقل ضابطہ ہے اس کے مطابق وصیت پر عمل کیا جاسکتا ہے اس ضابطہ کی تین شرائط حسب ذیل ہیں:

① وصیت کسی ناجائز کام کی نہ ہو۔ مثلاً اگر وصیت کرتا ہے کہ میرے بعد کوئی مندر یا گر جا گھر تعمیر کر دیا جائے تو اس پر عمل نہیں کیا جائے گا حدیث میں ہے: ”نافرمانی کے کاموں پر اطاعت نہیں ہوگی بلکہ اطاعت تو صرف کارہائے خیر میں ہے۔“ (بخاری اخبار الاحاد: ۷۲۵۷)

② زیادہ سے زیادہ کل جائیداد سے ایک تہائی کی وصیت قابل عمل ہوگی۔ جیسا کہ سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تھا: ”کیا میں اپنے مال سے دو تہائی وصیت کر سکتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں انہوں نے عرض کیا نصف مال کی آپ ﷺ نے فرمایا نہیں پھر عرض کیا: ایک تہائی مال کی وصیت کر سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ایک تہائی کی وصیت کر سکتے ہو لیکن یہ بھی زیادہ معلوم ہوتا ہے۔“ (بخاری مناقب الانصار: ۳۹۳۶)

③ ان ورثاء کے حق میں وصیت نہ کی جائے جو ترکہ میں حصہ لینے والے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ”اللہ تعالیٰ نے ہر حقدار کا حق مقرر کر دیا ہے اب کسی وارث کے لیے وصیت کرنا جائز نہیں۔“ (ترمذی الوصایا: ۲۱۳۰)

صورت مسئلہ میں بٹی کو باپ کی جائیداد سے حصہ ملتا ہے اس لیے بٹی کے حق میں باپ کی وصیت کا عدم ہے اس پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ دکان کے کرایہ کو ترکہ میں شامل کر کے ورثاء میں بقدر حصص تقسیم کیا جائے گا۔ ہاں اگر تمام ورثاء اس پر دل کی رضامندی سے خوش ہوں تو دکان کا کرایہ بٹی کو دیا جاسکتا ہے۔ بصورت دیگر وہ صرف اپنے حصہ کی حقدار ہے۔ واللہ اعلم!

باپ کے ساتھ کاروبار کرنے والے بیٹے کا حصہ

سوال میں میٹرک کا امتحان دے کر اپنے باپ کے ساتھ کاروبار میں لگ گیا، جو کچھ کاروبار سے نفع ہوتا اسے باپ کے کھاتے میں ڈال دیتا، میں نے اپنے لیے کوئی پیسہ جمع نہیں کیا، اب والد محترم وفات پا گئے ہیں ایسے حالات میں کیا مجھے تمام دوسرے بھائیوں کے برابر حصہ ملے گا؟

جواب ہمارے ہاں معاشرتی طور پر یہ ہوتا ہے کہ بیٹے اپنے باپ کے ساتھ کاروبار میں اس کا ہاتھ بٹاتے اور اس کا دست و بازو بنتے ہیں، وہ جو کچھ بھی کماتے ہیں وہ باپ کی جائیداد ہی شمار ہوتا ہے۔ اگر کوئی بیٹا اپنی تعلیم چھوڑ کر باپ کے کاروبار میں اس کی معاونت کرتا ہے تو امید ہے کہ اللہ کے ہاں اس قربانی اور خدمت گزاری پر اجر و ثواب کا حقدار ہوگا۔ مگر کاروبار میں جو محنت کر کے کمایا ہے وہ والد کا ہی شمار ہوگا۔ والد کی وفات کے بعد وہ ترکہ کی تقسیم کے وقت صرف اپنے حصے کا حقدار ہوگا، زیادہ حصہ لینے کا مجاز نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مطلق طور پر یہ فرمایا ہے کہ ”بیٹے کو بیٹی کے مقابلے میں دو گنا حصہ دیا جائے گا۔“ (النساء: ۱۱)

اس میں باپ کے ساتھ کاروبار میں شریک یا غیر شریک کی کوئی تفریق نہیں، لہذا وہ اپنے حصے کا حقدار ہے۔ ہمارے رجحان کے مطابق شرعی حصے سے زیادہ لینے کی دو صورتیں ممکن ہیں جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

- ❖ بیٹے نے باپ کے ساتھ کاروبار میں شراکت کی ہو اور اس کے لیے کچھ مال اس کاروبار میں لگایا ہو، اس صورت میں وہ اپنے شراکتی حصے کے مطابق شرعی حق سے زیادہ وصول کرنے کا مجاز ہے کیونکہ وہ کاروبار میں باضابطہ طور پر شریک ہے۔
- ❖ بیٹے نے باپ کے کاروبار میں ملازم کی حیثیت سے شمولیت اختیار کی ہو تو وہ اس صورت میں اجرت کا حقدار ہے بشرطیکہ اس کی اجرت طے شدہ ہو اور معروف طریقہ کے مطابق ہو، وہ شروع سے ہی اپنی اجرت وصول کرتا رہا۔
- ان دو صورتوں کے علاوہ وہ باپ کی جائیداد سے زیادہ حصہ نہیں لے سکتا۔ کیونکہ وہ اپنے باپ کے ساتھ معاون اور مددگار کی حیثیت سے باپ کے کاروبار میں شامل ہوا ہے اور ایسا کرنا معاشرتی ذمہ داری ہے۔ ان حالات میں جو محنت کرتا ہے وہ باپ کے لیے ہوگی، البتہ آخرت میں اسے اس مدد و تعاون کی وجہ سے اضافی ثواب ضرور ملے گا۔ ان شاء اللہ!

وراثت کا مسئلہ

سوال میرے والد صاحب وفات پا گئے ہیں، پسماندگان میں ان کی بیوہ، دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں۔ ان کی کل جائیداد تقریباً چوبیس لاکھ روپیہ ہے، ہر وارث کا کتنا حصہ ہے؟ کتاب و سنت کے مطابق اس کی وضاحت فرمادیں۔

جواب تقسیم ترکہ سے پہلے تین مراحل ایسے ہیں جن سے ترکہ نے گذرنا ہوتا ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

- ❖ تجہیز و تکفین..... اگر کسی مرنے والا کو کوئی کفن و دفن کا انتظام کرنے والا کوئی نہ ہو تو اس کے ترکہ سے مناسب انداز میں کفن و دفن کا انتظام کیا جائے۔
- ❖ قرض..... اس کے بعد میت کے ذمے جو قرض ہوا اسے ادا کیا جائے، خواہ اس کی ادائیگی میں تمام ترکہ صرف ہو جائے۔
- ❖ وصیت..... میت کی جائز وصیت کو پورا کیا جائے بشرطیکہ وہ ۱/۳ سے زائد نہ ہو اور نہ ہی کسی شرعی وارث کے لیے ہو۔
- ان تین مراحل سے گذرنے کے بعد ترکہ تقسیم ہوگا۔ صورت مسئولہ میں تقسیم بایں طور ہوگی:

❖ بیوہ کو کل ترکہ سے آٹھواں حصہ دیا جائے، کیونکہ میت کی اولاد موجود ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اگر تمہاری اولاد ہے تو بیویوں کا آٹھواں حصہ ہے۔“ (النساء: ۱۲)

❖ بیوہ کو آٹھواں حصہ دینے کے بعد جو باقی بچے وہ لڑکوں اور لڑکیوں میں اس طرح تقسیم کیا جائے کہ ایک لڑکے کو لڑکی کے مقابلے میں دو گنا ملے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”اللہ تعالیٰ تمہیں تمہاری اولاد کے متعلق تاکید کر دیتا ہے کہ ایک لڑکے کا حصہ دو لڑکیوں کے حصہ کے برابر ہے۔“ (النساء: ۱۱)

سہولت کے پیش نظر کل ترکہ کے ۸ حصے کر لیے جائیں، پھر ان سے آٹھواں حصہ یعنی ایک بیوہ کو اور باقی سات حصے اس طرح تقسیم ہوں کہ دو دو حصے فی لڑکا اور ایک ایک حصہ لڑکی کو ملے۔ چونکہ میت کی جائیداد چوبیس لاکھ روپیہ ہے، چوبیس کو آٹھ پر تقسیم کرنے سے ایک حصہ تین لاکھ بنتا ہے، اس طرح ورثاء کے حصوں کے مطابق اسے تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً

بیوہ	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹا	بیٹی	میزان
تین لاکھ	چھ لاکھ	چھ لاکھ	تین لاکھ	تین لاکھ	تین لاکھ	چوبیس لاکھ روپے



لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت

منزل

جناب محمد اجمل بمبئی / جناب عاطف الیاس

نقحرانی

جناب حافظ یوسف سراج

تاریخ

15 رجب 1437ھ / 22 اپریل 2016ء

حمد و ثناء کے بعد:

بہترین کتاب اللہ کا کلام ہے، بہترین نمونہ نبی اکرم ﷺ کا نمونہ ہے، خود ساختہ اعمال بدترین اعمال ہیں اور ہر خود ساختہ عمل بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔ میں اپنے آپ کو اور آپ سب کو اللہ کے تقویٰ کی تلقین کے بعد امت مسلمہ کے ساتھ چمے رہنے کی تلقین کرتا ہوں کیونکہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو اس سے الگ ہوتا ہے وہ جہنم میں جا گرتا ہے:

﴿وَمَنْ يُشَاقِقِ الرَّسُولَ مِنْ بَعْدِ مَا بَيَّنَّ لَهُ الْهُدَىٰ وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّىٰ وَنُصْلِهِ جَهَنَّمَ ۚ وَسَاءَتْ مَصِيرًا﴾^۱

”مگر جو شخص رسول کی مخالفت پر کمر بستہ ہو اور اہل

ایمان کی روش کے سوا کسی اور طریقے پر چلے، حالانکہ اس پر راہ راست واضح ہو چکی ہو تو اُس کو ہم اُسی طرف چلائیں گے جہر وہ خود پھر گیا اور اسے جہنم میں

جھونکیں گے جو بدترین جائے قرار ہے۔“ (النساء، لوگو! اللہ نے انسان کی تخلیق کی اور انتہائی خوب صورت شکل بنائی اور پھر جسم کو خوب توازن بخشا۔ اب انسان ضروریات زندگی حاصل کرنے کے لیے صبح و شام بھاگ دوڑ میں رہتا ہے، کوئی تو ایسی تجارت کرتا ہے کہ اپنا آپ بچ کر خود کو ہلاک کر ڈالتا ہے اور کوئی خود کو بچائے رکھتا ہے۔ ہر شخص محنت کرتا ہے کہ بھوک مٹ جائے اور مشقت کرتا ہے کہ آرام حاصل ہو جائے۔

﴿يَا أَيُّهَا الْإِنْسَانُ إِنَّكَ كَادِحٌ إِلَىٰ رَبِّكَ كَدًّا ۚ فَمَلِكِيْكَ﴾^۲ (الانشقاق)

”اے انسان! تو کشاں کشاں اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے اور اُس سے ملنے والا ہے۔“

انسان کے وجود سے اگر ایمان کو خارج کر دیا جائے تو انسان انتہائی کمزور مخلوق ثابت ہوتا ہے۔ وہ

مصیبت پر پریشان ہو جاتا ہے، فائدے سمیٹنے اور اسے محفوظ رکھنے کی کوشش میں رہتا ہے۔ دونوں صورتوں میں وہ پریشانی اور خوف کے عالم میں رہتا ہے، تھکا ہوا، چھوٹے دل والا اور اللہ کی رحمت کے سوا ہر کسی سے مایوس ہو جانے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے سچ فرمایا ہے:

﴿وَخَلَقَ الْإِنْسَانَ صَٰعِقًا﴾^۳ (النساء، ”انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔“

ہم میں سے ہر ایک پر تنگیاں، پریشانیاں آتی اور خوف طاری ہوتے رہتے ہیں، حالات زندگی ہر ایک کو دائیں بائیں پھیرتے رہتے ہیں۔ گھر والوں، بچوں اور دوستوں سے معاملات کے دوران کچھ ایسے مسائل کا سامنا ہوتا ہے جن کا اثر یوں ہوتا ہے جیسے بادل کا سورج کی

”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ یہ ایسے الفاظ ہیں کہ جن میں توحید اللہ کی طرف رجوع، کمزور بندے کی طاقت اور قوت سے عاجزی کے اظہار کے ساتھ عظیم اللہ کی طاقت اور قوت پر بھرپور بھروسے کا اظہار ہے۔

روشنی پر ہوتا ہے۔ وہ اس کی روشنی روک لیتے ہیں۔ پھر وہ چھٹکارے کی تلاش میں لگ جاتا ہے اور مصیبت سے بچنے کے لیے کوئی جائے پناہ، کوئی کونہ یا کوئی بیٹھنے کی جگہ ڈھونڈتا رہتا ہے۔

پھر سارے بند دروازے کھٹکھٹاتا ہے مگر اللہ کا کھلا دروازہ بھول جاتا ہے۔ پریشانیوں اور مشکلات لوگوں کو سناتا ہے تاکہ وقت گزر جائے حالانکہ لوگ انتہائی ضعیف اور مدد سے قاصر ہوتے ہیں، مگر وہ اس ہستی کے سامنے مسائل رکھنے سے غافل ہو جاتا ہے جس پر کوئی پوشیدہ چیز بھی پوشیدہ نہیں رہتی، جسے زمین و آسمان کی کوئی چیز عاجز نہیں کر سکتی، جو بے قراری کی دعا سنتا ہے اور تکلیفیں دور کرتا ہے، جس کے قبضے میں ساری بادشاہت ہے اور جو پناہ دیتا ہے اور جس کے مقابلے میں کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔

حالانکہ اگر ایسی کیفیت میں مبتلا لوگ اللہ کی طرف

رجوع کریں تو ان کے ضمیر جاگ جائیں، نفس صاف ہو جائیں، دل پاکیزہ ہو جائیں، انہیں مدد بھی مل جائے اور توفیق بھی حاصل ہو جائے۔ علم کے کئی دروازے ان پر کھل جائیں اور مشکلات سے نکلنے کے کئی طریقے بھی سوچنے لگیں۔ ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ ان کی جنت کے کسی ایسے خزانے کی طرف یا جنت کے دروازے کی طرف رہنمائی فرمادے کہ دنیا کے لالچ میں اور رب سے لاتعلقی کے باعث جس سے وہ ابھی تک غافل رہے تھے۔

صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اے عبد اللہ بن قیس! کہو، لا حول ولا قوۃ الا باللہ، یہ جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔“

امام احمد اور امام حاکم نے اس حدیث کے یہ لفظ بھی روایت کیے ہیں کہ: ”اور اس کے دروازوں میں سے ایک دروازہ ہے۔“ اللہ اکبر! اللہ کے بندو! یہی تو وہ خزانہ ہے کہ جس کی ہم سب کو ضرورت ہے۔ یہی تو

وہ خزانہ ہے کہ جس کی ہمارے معاشرے کو ضرورت ہے۔ یہ وہی عظیم خزانہ ہے کہ جس کی قیمت ادا کرنا بہت آسان ہے۔ یہ ایسے الفاظ ہیں کہ جن میں توحید، اللہ کی طرف رجوع، کمزور بندے کی طاقت اور قوت سے عاجزی کے اظہار کے ساتھ عظیم اللہ کی طاقت اور قوت پر بھرپور بھروسے کا اظہار ہے۔

یہ الفاظ توفیق کے متلاشی کسی بھی شخص کا زادراہ ہیں۔ پریشان حال کی یہ تسلی ہیں۔ رنج میں مبتلا افراد کی یہ خوشی ہیں۔ جو ان سے چمٹا رہتا ہے وہ منافع پا جاتا ہے اور سعادت حاصل کر لیتا ہے اور جو انہیں چھوڑ دیتا ہے وہ نامراد ہو جاتا اور گھٹانا پاتا ہے۔ بھلا ایسا کیوں نہ ہو جبکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے: ”ہمیشہ رہنے والے نیک کام زیادہ سے زیادہ کیا کرو“ صحابہ کرام نے دریافت کیا کہ ہمیشہ رہنے والے نیک کام کون سے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”مکبیر،

معاملہ کرتا ہوں اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔“

دوسرا خطبہ

حمد و ثناء کے بعد:

اے اللہ کے بندو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور خفیہ و علانیہ ہر جگہ اس سے ڈرو۔ یہ کیسی حیران کن چیز ہے کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے دنیاوی گھر کی تزئین و آرائش کے لیے کس قدر دوڑ دھوپ کرتا ہے، مختلف رنگوں اور طرح طرح کے پھلدار پودوں سے استسجا ہے۔ اس کے لیے اسے کس قدر مال اور کتنی محنت خرچ کرنا پڑتی ہے، وہ اس کی بالکل پروا نہیں کرتا۔

کاش کہ ہمیں آخرت کے گھر کی سجاوٹ بھی یاد ہوتی، تو کیا آج میں تمہیں آخرت کے گھر کی تزئین و آرائش کے لیے عظیم ترین پودا نہ پیش کروں؟! وہ گھر کہ جس میں ایسی نعمتیں ہیں جو کسی آنکھ نے دیکھی نہیں، کسی کان نے ان کے بارے میں سنا نہیں اور نہ کسی انسانی دل میں ان کا خیال گزرا ہے۔

یہ ایسا پودا ہے کہ جس کا تصور کرنا بھی محال ہے خواہ کوئی کتنا بڑا دانشور اور مفکر ہی کیوں نہ اس کی کوشش کرے، اس کی اس حقیقت کا ادراک نہ خواب میں ہو سکتا ہے اور نہ حالت بیداری میں۔

بلاشبہ یہ جنت کا پودا ہے اور وہ ہے (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) (مسند احمد ابن حنبل)

لہذا ہمیں اس شخص پر تعجب ہوتا ہے جو حالات سے دل برداشتہ ہوتا ہے حالانکہ اس کے پاس لا حول ولا قوۃ الا باللہ جیسا عظیم وظیفہ موجود ہے۔ تعجب ہے اس شخص پر جو پریشان ہوتا ہے جبکہ اس کے پاس (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) کا درموجود ہے۔

اس شخص پر بھی بڑا تعجب ہوتا ہے جو کسی چیز کے حصول میں مشکل محسوس کرتا ہے یا وہ سمجھتا ہے کہ اس کا مطلوب لیٹ ہو رہا ہے حالانکہ اس کے پاس (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) کا مضبوط وظیفہ موجود ہے۔ آگاہ رہو! اللہ کی قسم! یقیناً لا حول ولا قوۃ الا باللہ کی فضیلت و اہمیت سے لا علمی بہت بڑی کوتاہی ہے۔

اس کے بعد جان لو! کہ کچھ لوگ اس کلمے کے

کے باوجود اس کی ملکیت میں ذرا بھی کمی نہیں آئی جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا ہے۔

مفسرین اور محدثین نے ایک واقعہ بیان کیا ہے جسے مجموعی طور پر حسن کا درجہ دیا گیا ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کے بیٹے مالک کو مشرکین قید کر کے لے گئے۔ وہ آپ ﷺ کے پاس آئے اور بتایا: اے اللہ کے رسول! دشمن میرے بیٹے کو قید کر لے گئے ہیں اور ساتھ ہی فقر و فاقے کی شکایت بھی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ سے ڈرو اور صبر کرو! کثرت سے لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے رہو۔“ سیدنا عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے فرمان پر عمل کیا۔ ایک روز وہ اپنے گھر میں بیٹھے تھے کہ بیٹا آگیا۔ وہ دشمن کو غافل پا کر بھاگ نکلا تھا، راستے میں دشمن کے کچھ اونٹ نظر آئے تو وہ بھی لے آیا۔

در اصل لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے والا یہ کہتا ہے: اللہ کی قدرت اور طاقت کے بغیر نہ میں کوئی حرکت کر سکتا ہوں نہ مجھ میں کوئی طاقت ہے اور نہ میں ایک حال سے دوسرے حال میں جا سکتا ہوں۔

اللہ اکبر! کتنے عظیم الفاظ ہیں! اللہ اکبر! ان کا اثر کتنا بھلا ہے! اللہ اکبر! لوگو! ان الفاظ کے کہنے اور ان پر عمل کرنے سے ہم کتنے غافل ہیں حالانکہ یہ انتہائی آسان ہیں۔ انہیں کہنے کی قدرت طاقتور اور ضعیف، مال دار اور فقیر، سب رکھتے ہیں حتیٰ کہ وہ شخص بھی ان الفاظ کو ادا کر سکتا ہے جو بیماری کے بستر پر ہو۔

”اے پروردگار! تو جب بھی مجھے رزق دیتا ہے تو مجھے بے انتہا خیر نظر آنے لگتی ہے۔“

تو نے مجھے رزق دیا، تو ہی بہترین رزق عطا کرنے والا ہے، تو نے ہر مشکل دور فرمائی ہے۔

کبھی ایسی پریشانیوں آتی ہیں کہ ان سے نجات ممکن نظر نہیں آتی، تاہم لا حول ولا قوۃ الا باللہ سے وہ بھی کافور ہو جاتی ہیں

تو عظیم رب ہے! مدد مانگنے والا تیری طرف چل کر آتا ہے اور تو اس کی طرف دوڑ کر جاتا ہے۔“

حدیث قدسی میں اللہ رب العزت نے سچ فرمایا: ”میں اپنے بندے کے گمان کے مطابق اس سے

تھلیل، تسبیح، الحمد للہ اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔“

انسان کا معاملہ بھی بڑا عجیب ہے کہ لوگوں کی طاقت اور قوت کے پیچھے لگ کر یہ اللہ کی قوت اور طاقت سے غافل ہو جاتا ہے، کس قدر عجیب ہے کہ جنت کے دروازے سے وہ کیونکر غافل ہو جاتا ہے جو جنت کے خزانے کی طرف لیجانے والا ہے۔

سنو! اگر ظلم اور تنگی کے شکار لوگ ان الفاظ کو کثرت سے پڑھیں اور یقین کے ساتھ ان کا ورد کرتے رہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے رضا مندی کے وہ دروازے کھول دے گا کہ جن کے سامنے سارے غم اور ساری پریشانیوں اور ہر طرح کا خوف کافور ہو جائے۔ یہی ایمان کی کنجی ہیں، یہی مدد کی چابی ہیں۔ جیسا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ علیہ رحمۃ اللہ اور دیگر ائمہ نے بیان کیا ہے کہ جب انسان لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھ لیتا ہے تو وہ سارے معاملات

اس ہستی کے حوالے کر دیتا ہے جو اپنے بندوں پر کامل اختیارات رکھتا ہے اور جو دانا اور باخبر ہے۔

در اصل لا حول ولا قوۃ الا باللہ کہنے والا یہ کہتا ہے: اللہ کی قدرت اور

طاقت کے بغیر نہ میں کوئی حرکت کر سکتا ہوں نہ مجھ میں کوئی طاقت ہے اور نہ میں ایک حال سے دوسرے حال میں جا سکتا ہوں۔

چنانچہ بہت سی احادیث میں صرف انہی الفاظ کی فضیلت بیان کی گئی ہے اور بہت سی احادیث میں دیگر اذکار کی فضیلت بھی بیان ہوئی ہے۔ جو شخص یہ الفاظ ادا کر دیتا ہے اس کی مدد اللہ پر لازم ہو جاتی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اذان کے جواب میں، جب مؤذن ”حی علی الصلاۃ، حی علی الفلاح“ کہے تو ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ“ کہنا مسنون ٹھہرایا ہے۔

اے پریشانی میں پڑنے والے! ذرا رک جا! ان الفاظ کے عظیم معانی پر غور و خوض کر! یہ الفاظ اس عظیم ہستی کی طرف رجوع کرنے پر مشتمل ہیں کہ جس کے ہاتھ میں سب کچھ ہے، جس کے پاس کسی چیز میں کوئی کمی نہیں، وہ دن رات عطا ہی کرتا رہتا ہے۔ کیا آپ نے کبھی سوچا کہ جب سے اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان پیدا فرمائے ہیں، تب سے اس نے کتنا خرچ کیا ہوگا؟ اس سارے خرچ



جناب مولانا میاں محمد جمیل

عنایت فرماتا ہے۔ جوں ہی اُن لحات کا آغاز ہوا تو کوہ طور انوار و تجلیات سے بھگے نور بن گیا۔ موسیٰ علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے کلام کے سرور اور اس کی تاثیر سے بے خود ہو گئے اور بے خودی کے عالم میں اپنے رب کے حضور اس خواہش کا اظہار کر دیا کہ

الہی! مجھے اپنے دیدار سے مشرف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کے جذبات کا خیال رکھتے ہوئے فقط اتنا فرمایا کہ اے موسیٰ! اس پہاڑ کی طرف دیکھ۔ اگر یہ پہاڑ میرے جمال و جلال کو برداشت کر سکا تو تو بھی میرا دیدار کر سکے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جوں ہی اپنے نور کا پڑ تو پہاڑ پر ڈالا تو بلند و بالا پہاڑ کا وہ حصہ ایک لمحہ میں ریت کے ذرات میں تبدیل ہو گیا اور موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ جب انھیں ہوش آیا تو پکار اٹھے: میرے رب! تیری ذات لاحدود اور اتنی پُر جلال اور صاحب جمال ہے کہ کوئی آنکھ آپ کو نہیں دیکھ سکتی۔ اس لیے میں اس مطالبہ پر تیری بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں اور میں سب لوگوں سے پہلے اس پر ایمان لاتا ہوں کہ تیرا فرمان سچ ہے کہ واقعی کوئی آنکھ تیرے دیدار کی سکت نہیں رکھتی۔

﴿لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْأَبْصَارَ وَهُوَ

اللطیفُ الخَبِيرُ﴾ (الانعام: ۱۰۳)

”اللہ تعالیٰ کو نگاہیں نہیں پاسکتیں اور وہ سب نگاہوں کو دیکھتا ہے اور وہ نہایت باریک دیکھنے والا اور ہر بات کی خبر رکھنے والا ہے۔“

حدیث مبارکہ ہے:

[عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا عَلَيْهِ السَّلَامُ رَأَى رَبَّهُ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَمَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ الْغَيْبَ فَقَدْ كَذَبَ وَهُوَ يَقُولُ لَا يَعْلَمُ الْغَيْبَ] (رواه البخاری)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جو تمہیں یہ کہے کہ محمد ﷺ نے اپنے رب کو دیکھا ہے تو بلاشبہ وہ جھوٹ بولتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”اس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں“ اور جو کوئی تمہیں یہ کہے کہ آپ ﷺ غیب جانتے ہیں تو وہ بھی جھوٹ کہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”اللہ کے علاوہ

تعالیٰ کے سوا کوئی اور بھی غیب جانتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فرمان کا انکار کرنے کے ساتھ اس کے علم میں مداخلت اور دوسرے کو اس کے برابر کرنے کا مرتکب ہوتا ہے۔ اسے اہل علم نے شرک فی العلم قرار دیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَلَا يُحِيطُونَ بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهِ إِلَّا بِمَا شَاءَ﴾

(البقرة: ۲۵۵)

”اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے۔“

اب اس تمہید کے چند دلائل پیش کیے جاتے ہیں۔ غیب کا علم جاننا تو دور کی بات۔ عام آدمی ہی نہیں بلکہ انبیاء کرام بھی اللہ تعالیٰ کی ذات اور غیب کے معاملات نہیں جانتے تھے اور بعض واقعات سامنے رونما ہونے کے

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿هُوَ اللَّهُ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ﴾ (حشر: ۲۲)

”اللہ ہی وہ ذات ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا، وہ بڑا مہربان، رحم فرمانے والا ہے۔“

”اللہ تعالیٰ“ ایسی ذات ہے جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہی پوشیدہ اور ظاہر کو جانتا ہے، سب کچھ جاننے کے باوجود اپنے بندوں پر نہایت مہربان اور رحم فرمانے والا ہے۔

پوشیدہ چیزوں اور معاملات کو جاننا اور ان سے آگاہ رہنا صرف اللہ تعالیٰ کی شان اور اس کے لائق ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی غیبی امور کو جانتا ہے اور نہ کسی میں قوت

اور صلاحیت ہے کہ وہ غیب کے معاملات کو دیکھ اور انہیں برداشت کر سکے۔ انسان تو اس قدر کمزور اور ناتواں ہے کہ وہ کوئی بیہت ناک منظر نہیں دیکھ سکتا۔ بلکہ بعض دفعہ خوفناک خیال اور

خواب سے ہی کانپ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ عالم الغیوب اور ستار الغیوب ہے۔ بندہ کم حوصلہ اور اس قدر کمزور ہے کہ وہ زیادہ دیر کسی کی پردہ پوشی بھی نہیں کر سکتا۔ یہاں تک کہ بعض دفعہ اپنی اولاد کی رازداری کا بھی خیال نہیں رکھتا۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ وہ جن و انس کے علانیہ گناہوں اور خفیہ جرائم کو جانتا اور دیکھتا ہے لیکن پھر بھی ان کی پردہ پوشی کرتا ہے اور معافی، درگزر سے کام لیتا ہے۔ لہذا صرف اللہ تعالیٰ ہی غیب جانتا ہے اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

یہ عقیدہ اور نظریہ کسی خاص مسلک اور فرقے کی ترجمانی نہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی بھی غیب کا علم نہیں جانتا۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ اللہ

باوجود ان کو دیکھنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے۔

یہ حقیقت جاننے کے لیے سب سے پہلے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے دو واقعات پر غور فرمائیں:

سیدنا موسیٰ علیہ السلام حسب وعدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے کوہ طور پر پہنچے اور ارشادِ ربانی کے مطابق چالیس راتیں پوری کر لیں تو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنی ہم کلامی کا اعزاز بخشا۔ جس کی نوعیت اور کیفیت کے بارے میں موسیٰ علیہ السلام اور ان کا بوب ہی جانتا ہے کہ اس نے سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہم کلامی کا کیا انداز اور کونسا طریقہ اختیار فرمایا۔ قرآن مجید صرف یہ وضاحت کرتا ہے کہ کوہ طور پر موسیٰ علیہ السلام کے شب و روز اس تڑپ اور طلب میں گزر رہے تھے کہ انہیں رب کریم اپنی ہم کلامی کا کب شرف

ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

موسیٰ اپنے عصا سے ڈر گئے

”موسیٰ علیہ السلام آٹھ، دس سال غریب الوطنی کی زندگی گزار کر اپنے اہل و عیال کو لے کر مصر کی طرف آرہے تھے تو طور کی جانب انہیں آگ نظر آئی۔ انہوں نے اپنے گھر والوں سے فرمایا کہ ٹھہرو میں نے آگ دیکھی ہے شاید میں وہاں سے کوئی خبر لے آؤں یا اس آگ سے کوئی انکارہ اٹھا لاؤں جسے آپ تاپیں۔ موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو وادی کے دائیں کنارے مبارک مقام پر ایک درخت سے آواز دیئے گئے۔ اے موسیٰ! میں ہی اللہ ہوں سارے جہانوں کا مالک۔ اپنی لاشی پھینک دیں، جو نبی موسیٰ علیہ السلام نے لاشی پھینکی تو دیکھا کہ لاشی سانپ کی طرح بل کھا رہی ہے موسیٰ پیٹھ پھیر کر بھاگے اور مڑ کر بھی نہ دیکھا، اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے موسیٰ! پلٹ آؤ خوف نہ کرو تو بالکل محفوظ ہے۔ اپنا ہاتھ گریبان میں ڈال لے وہ چمکتا ہوا نکلے گا۔ خوف سے بچنے کے لیے اپنا بازو بھینچ لیں۔ آپ کے رب کی طرف سے فرعون اور اس کے درباریوں کے سامنے پیش کرنے کے لیے۔ یہ دوروش نشانیاں ہیں فرعون اس کے ساتھی بڑے نافرمان ہیں۔“ (القصص: ۲۹ تا ۳۲)

﴿فَلَمَّا جَاءَ هَا نُودِيَ أَن بُورِكَ مَن فِي النَّارِ وَمَنْ حَوْلَهَا وَسُبْحَنَ اللَّهُ رَبِّ الْعَالَمِينَ يُمُوسَىٰ إِنَّكَ أَنَا اللَّهُ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ، وَأَلْقَىٰ عَصَاكَ فَلَمَّا رَآهَا تُهْتَزُّ كَأَنَّهَا جَانٌّ وَلَّىٰ مُدَبِّرًا لَّا يَعْقِبُ يُمُوسَىٰ لَا تَخَفْ إِنِّي لَا يَخَافُ لَدُنِيَ الْمُرْسَلُونَ﴾ (النمل: ۸ تا ۱۰)

”سیدنا موسیٰ علیہ السلام وہاں پہنچے تو انہیں آواز دی گئی جو اس آگ میں ہے وہ اور جو اس کے آس پاس ہے وہ بھی مبارک ہے اللہ پاک ہے سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ اے موسیٰ! میں اللہ زبردست اور حکمت والا ہوں اور اپنی لاشی پھینک دو جب موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ لاشی بہت بڑا سانپ بن چکی ہے تو موسیٰ علیہ السلام پیٹھ پھیر کر بھاگے اور پیچھے مڑ کر بھی نہ دیکھا، فرمایا: اے موسیٰ! ڈرو نہیں کیونکہ رسول میرے حضور ڈرا نہیں کرتے۔“

موسیٰ علیہ السلام اپنے عصا سے خوف زدہ ہو گئے حالانکہ لاشی کے سانپ بننے کا منظر پہلے بھی دیکھ چکے تھے۔

کوئی غیب نہیں جانتا۔

یہ تو ذات کبریا کو دیکھنے کا معاملہ ہے اس کا تصور کرنا بھی مشکل ہے۔ جہاں تک غیبی امور جاننے اور انہیں برداشت کرنے کا تعلق ہے تو انبیاء کرام بھی بعض مناظر اور واقعات دیکھنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔ غور فرمائیں! اللہ تعالیٰ کے حکم سے موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر کو ان سے استفادہ کرنے کے لیے کہا۔ انہوں نے فرمایا: آپ ان کاموں کو کس طرح برداشت کر پائیں گئے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھے کرنے کا حکم ہو گا اور آپ کی نظر اور شریعت میں وہ کام ناجائز ہوں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: میں ان واقعات پر صبر کروں گا لیکن وہ صبر نہ کر سکے بالآخر حضرت خضر نے موسیٰ علیہ السلام سے علیحدگی اختیار کر لی:

﴿قَالَ لَهُ مُوسَىٰ هَلْ أَتَيْتُكَ عَلَىٰ أَن تُعَلِّمَنِي مِمَّا عَلَّمْتَ رُشْدًا قَالَ إِنَّكَ لَن تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا وَكَيْفَ تَصْبِرُ عَلَىٰ مَا لَمْ تُحِطْ بِهِ خَيْرًا﴾ (الکہف: ۷۰)

”سیدنا موسیٰ نے اس سے کہا کیا میں آپ کی بیروی کر سکتا ہوں؟ اس لئے کہ جو کچھ آپ کو سکھایا گیا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ بھلائی سکھا دے۔ خضر نے کہا یقیناً تو میرے ساتھ ہرگز صبر نہیں کر سکے گا اس پر تو کیسے صبر کر سکے گا جس کا تجھے علم نہیں۔“

﴿قَالَ سَتَجِدُنِي إِن شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلَا أَعْصِي لَكَ أَمْرًا قَالَ فَإِنِ اتَّبَعْتَنِي فَلَا تَسْأَلْنِي عَنْ شَيْءٍ حَتَّىٰ أُحْدِثَ لَكَ مِنْهُ ذِكْرًا﴾ (الکہف: ۷۰، ۷۱)

”موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا: اگر اللہ نے چاہا تو مجھے آپ صبر کرنے والا پائیں گے اور میں آپ کے کسی حکم کی نافرمانی نہیں کروں گا۔ اس نے کہا: اگر تو میرے ساتھ چلا ہے تو مجھ سے کسی چیز کے بارے میں سوال نہ کرنا یہاں تک کہ میں تیرے سامنے اس کا ذکر کروں۔“

﴿قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَبَيْنَكَ سَبِّحْكَ بِتَأْوِيلِ مَا لَمْ تَسْتَطِعْ عَلَيْهِ صَبْرًا﴾ (الکہف: ۷۸)

”اس نے کہا: میرے اور تیرے درمیان جدائی ہو گئی۔ میں تمہیں ان باتوں کی حقیقت بتاتا ہوں جن پر آپ صبر نہ کر سکے۔“

تفصیل کے لیے سورۃ الکہف کی ۸۲ تا ۸۱ آیات کا

﴿فَاَجْمَعُوا كَيْدَكُمْ ثُمَّ اَتُوا صَفَاً وَقَدْ أَفْلَحَ الْيَوْمَ مَن اسْتَعْلَىٰ قَالُوا يُمُوسَىٰ إِنَّمَا أَن تَلْقَىٰ وَ إِنَّمَا أَنْ تَكُونُ أَوَّلَ مَن أَلْقَىٰ قَالَ بَلَّ الْقَوَا فَاذَا جِبَالُهُمْ وَعَصِيهِمْ يُخِيلُ إِلَيْهِ مِنْ سِحْرِهِمْ إِنَّهَا تَسْعَىٰ فَاوَجَسَ فِي نَفْسِهِ خِيفَةً مُّوسَىٰ قُلْنَا لَا تَخَفْ إِنَّكَ أَنْتَ الْأَعْلَىٰ﴾ (طہ: ۶۴ تا ۶۸)

”فرعون نے جادوگروں سے کہا کہ آج اپنی اچھی طرح منصوبہ بندی کرو اور متحد ہو کر میدان میں آؤ۔ جو آج غالب رہا وہی کامیاب ہو گا جادوگر بولے: موسیٰ! تم پھینکتے ہو یا پہلے ہم پھینکیں؟ موسیٰ نے فرمایا کہ تم ہی پھینکو اچانک ان کی رسیاں اور لاشیاں ان کے جادو کی وجہ سے موسیٰ کو دوڑتی ہوئی دکھائی دینے لگیں۔ موسیٰ اپنے دل میں ڈر گئے، ہم نے کہا کہ ڈرنا نہیں تو ہی غالب رہے گا۔“

ملک بھر کے جادوگر سیدنا موسیٰ علیہ السلام اور ان کے بھائی کے خلاف صف آراء ہوئے تو انہوں نے بڑے غرور میں آکر موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ تم لاشی پھینکتے ہو یا ہم اپنی چیزیں پھینکیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بڑے اعتماد اور پُر وقار لہجے میں فرمایا کہ تمہیں ہی پہل کرنا چاہیے۔ جب انہوں نے اپنی رسیاں اور لاشیاں میدان میں پھینکیں تو موسیٰ علیہ السلام نے دیکھا کہ ان کی رسیاں اور لاشیاں بڑے بڑے سانپ بن کر دوڑنے لگے جادوگروں نے رسیاں اور لاشیاں پھینکتے ہی فرعون زندہ باد کے نعرے لگائے اور کہا آج ہم ہی کامیاب ہوں گے۔ (الشعراء: ۴۴)

جادوگروں کے ساتھ لاکھوں کا مجمع، فرعون اور اس کی انتظامیہ نعرہ زن ہوئی۔ ایک دم ایسا ماحول بنا کہ جس سے موسیٰ علیہ السلام بھی خوفزدہ ہوئے بغیر نہ سکے۔ قریب تھا کہ موسیٰ علیہ السلام خوف کے مارے پیچھے ہٹ جاتے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے انہیں یہ کہہ کر حوصلہ دیا کہ اے موسیٰ علیہ السلام! ڈرنے کی ضرورت نہیں یقیناً آپ ہی غالب آئیں گے۔

معزز سامعین! اللہ تعالیٰ نے جس طرح نبی مکرم ﷺ کو دوسرے اوصاف میں اعلیٰ اور ارفع بنایا تھا اسی طرح آپ کو سب سے شجاع اور بہادر پیدا کیا تھا۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دشمن کے مقابلے میں گھمسان کا رن پڑتا تو ہم اپنے آپ کو بچانے کے لیے آپ کے قریب ہو جایا کرتے تھے۔ آپ زندگی بھر اللہ

تعالیٰ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے لیکن اس کے باوجود اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ آپ اصحاب کہف کو دیکھنا چاہتے تو آپ بھی نہیں دیکھ پائیں گے۔ جس سے ثابت ہوا کہ نبی معظم ﷺ بھی اللہ تعالیٰ کے پیدا کردہ بعض مناظر کو نہیں دیکھ سکتے تھے تو کیا کہ آپ ﷺ بھی غیب نہیں جانتے تھے۔

اصحاب کہف کا واقعہ بیان کرنے سے پہلے ارشاد فرمایا کہ کیا آپ خیال کرتے ہیں اصحاب کہف اور الرقیم والے ہماری قدرت کی نشانیوں میں سے ایک عجب نشانی ہیں! اس کے بارے میں کسی عام شخص کو نہیں بلکہ رسول معظم ﷺ کو فرمایا کہ غار کی میت دیکھ کر آپ بھی اس میں جھانکنے کی ہمت نہیں کر پائیں گے۔

﴿وَتَحْسَبُهُمْ أَيْقَاظًا وَهُمْ رُقُودٌ وَنَقْلُهُمْ ذَاتَ الْيَمِينِ وَذَاتَ الشِّمَالِ وَكَلَّمَهُمْ بِأَسْطَرْدِغَائِهِمْ بِالْوَصِيدِ لَوَاطَلَتْ عَلَيْهِمْ لَوَكَيْتَ مِنْهُمْ فِرَارًا وَ لَمَلْنَا مِنْهُمْ رُعْبًا﴾ (الكهف: ۱۸)

”اور آپ انھیں بیدار خیال کریں گے حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں ہم ان کی دائیں، بائیں کروٹیں پلٹتے رہتے ہیں اور ان کا کتا اپنے بازو پھیلائے دبیز پر بیٹھا ہے اگر آپ ان کی طرف جھانکیں تو ضرور پیٹھ بھیر کر بھاگ جائیں گے اور ہر صورت ان کی آپ پر دہشت طاری ہوگی۔“

نبی ﷺ پہلی وحی کے وقت جبریل امین علیہ السلام کو دیکھ کر اس قدر خوف زدہ ہوئے کہ آپ نے گھر آ کر اپنی زوجہ سیدہ خدیجہ کو اپنی حالت یوں بیان فرمائی:

لَفَاخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدُ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ أَقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَآخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّلَاثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ﴾ (العلق: ۲)

فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَرْجِفُ فُوَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ فَقَالَ زَمَلُونِي زَمَلُونِي فَزَمَلُونِي حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ (رواه البخاری)

”آپ نے بتایا کہ فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور اتنا

دبایا کہ میں نے تکلیف محسوس کی۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ کر کہا ”پڑھیں“ آپ نے جواب دیا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر اس نے مجھے دوسری بار دبایا اور میں نے سخت تکلیف محسوس کی پھر چھوڑ دیا اور کہا ”پڑھیں“ میں نے کہا کہ میں پڑھنا نہیں جانتا۔ پھر اس نے مجھے تیسری مرتبہ پہلے سے زیادہ دبایا یہاں تک کہ مجھے بہت زیادہ تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ پھر اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ اپنے رب کے نام سے پڑھو جس نے جسے ہوئے خون کے ایک ٹوٹھڑے سے انسان کو پیدا کیا۔ پڑھ اور تیرا رب بڑا کریم ہے۔ رسول اللہ ﷺ اس وحی کے ساتھ واپس لوٹے اور آپ کا دل گھبرا رہا تھا آپ سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور ان سے فرمایا: مجھے! مکمل اوڑھاؤ۔ انہوں نے آپ کو کپڑا اوڑھا دیا یہاں تک کہ آپ سے خوف کی کیفیت دور ہوگئی۔“

ان حقائق سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ غیب کا علم صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے لائق ہے اس کے سوا کوئی بھی غیب نہیں جانتا اور نہ کوئی اس کا تحمل ہو سکتا ہے۔ یہ عقیدہ رکھنا ہمارے ایمان کا بنیادی جز ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا اور نہ کوئی اس لائق ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ذات کو دیکھ سکے اور غیب کے امور کو دیکھنے کی طاقت رکھتا ہو۔

واقعہ یہ ہے کہ وہ چند نوجوان تھے توحید کا عقیدہ اپنانے اور اس کی تبلیغ کرنے پر ان کا عرصہ حیات تنگ کر دیا گیا۔ وہ یہ دعا کرتے ہوئے غار میں داخل ہو گئے۔ اے ہمارے پروردگار! ہم پر اپنی رحمت فرما اور کام آسان فرما دے۔

﴿هَمْ حَسِبَتْ أَنَّ أَصْحَابَ الْكُهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَبًا إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكُهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا مِن لَّدُنْكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَدًا فَضَرَبْنَا عَلَى آذَانِهِمْ فِي الْكُهْفِ سِنِينَ عَدَدًا ثُمَّ بَعَثْنَاهُمْ لِنَعْلَمَ أَيُّ الْحِزْبَيْنِ أَحْصَى لِمَا لَبِثُوا أَمَدًا﴾ (الكهف: ۱۷-۱۹)

”کیا آپ نے سوچا کہ غار اور الرقیم والے ہماری نشانیوں میں سے ایک عجب نشانی تھے؟ جب اُن

جوانوں نے غار میں پناہ لی انہوں نے کہا اے ہمارے رب! ہمیں اپنی طرف سے رحمت عطا فرما اور ہمارے لیے ہمارے کام میں آسانی پیدا کر دے، ہم نے غار میں گنتی کے مطابق ان کے کانوں پر کئی سال تک پردہ ڈال دیا۔ پھر ہم نے انہیں اٹھایا تاکہ معلوم کریں کہ دونوں گروہوں میں سے کس نے اچھی طرح مدت یاد رکھی جو وہ ٹھہرے تھے۔“

اللہ تعالیٰ نے ان کے سونے کے بارے میں فرمایا ہے کہ ہم نے غار میں ان کے کانوں کو تھپکائے رکھا۔ جس بنا پر شدید آندھیاں، بادلوں کی گرج چمک، موسلا دھار بارشیں، پرندوں کی آوازیں اور درندوں کی دھاڑیں غرض کہ کوئی چیز ان کو بیدار نہ کر سکی۔

آئیں! اس عقیدہ کی تازگی کے لئے مزید چند آیات کی تلاوت کریں اور ان پر غور فرمائیں:

﴿وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَالْيَوْمِ يُرْجَعُ الْأُمُورُ كُلُّهَا فَعْبُدْهُ وَتَوَكَّلْ عَلَيْهِ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ﴾ (ہود: ۱۲۳)

”اور آسمانوں اور زمین کا غیب اللہ ہی کے پاس ہے اور سب کے سب کام اسی کی طرف لوٹائے جاتے ہیں۔ سو اس کی عبادت کرو اور اس پر بھروسہ کرو اور آپ کا رب اس سے غافل نہیں جو تم کرتے ہو۔“

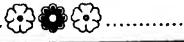
﴿إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ﴾ (الحجرات: ۱۸)

”اللہ تعالیٰ زمین اور آسمانوں کی ہر پوشیدہ چیز کا علم رکھتا ہے اور تم جو کچھ کرتے ہو وہ سب کچھ دیکھنے والا ہے۔“

اللہ اپنی مخلوق کی حاجت روائی اور مشکل کشائی کرنے والا ہے۔ وہ ان چیزوں کو جانتا ہے جو اس کی مخلوق کے لیے غیب ہیں اور ان چیزوں کو بھی جانتا ہے جو کسی نہ کسی صورت میں اس کی مخلوق کے سامنے ہیں۔ غیب سے مراد مخلوق کے لحاظ سے کسی چیز کا پوشیدہ ہونا ہے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کے لیے غائب اور ظاہر، پوشیدہ اور علانیہ دونوں برابر ہیں۔

﴿اللَّهُ يَعْلَمُ مَا تَحْمِلُ كُلُّ أُنْثَىٰ وَمَا تَغِيصُ الْأَرْحَامُ وَمَا تَزْدَادُ وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهُ بِمِقْدَارٍ﴾

حقیقت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے روانہ کوئی غیب جانتا ہے اور نہ غیب کے معاملات کو جاننے، دیکھنے اور برداشت کرنے کی کوئی صلاحیت رکھتا ہے۔ اس لئے ہمارا ایمان ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہی غیب جانتا ہے اس کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔



خطبہ حرم

بیتہ

بارے میں دو بڑی غلطیاں کرتے ہیں۔ پہلی غلطی یہ ہے کہ لوگ مصیبت اور تکلیف کے وقت لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھتے ہیں، حالانکہ مصیبت کے موقع پر (انا للہ وانا الیہ راجعون) پڑھا جاتا ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے فرامین کے بالکل خلاف ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں: {لا حول ولا قوۃ الا باللہ} مدد طلب کرنے والا وظیفہ ہے۔ یہ تکلیف پر دکھ اور صبر کے اظہار کے لیے نہیں ہے۔

بے شمار لوگ اسے مصیبتوں پر دکھ اور صبر کے اظہار کے لیے پڑھتے ہیں۔ جو غم اور مصیبت کے موقع پر (انا للہ وانا الیہ راجعون) کے بجائے (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) پڑھتا ہے اس کا مقصود صبر کرنا نہیں بلکہ بے صبری اور ناشکری کرنا ہوتا ہے۔

دوسری غلطی یہ ہے کہ لوگ اسے پڑھتے وقت تسامیل یا جہالت کی بنا پر غلط پڑھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں: (لا حول ولا قوۃ) صرف اتنا پڑھنے سے اس کلمے کا معنی بگڑ جاتا ہے۔ لہذا پورا جملہ (لا حول ولا قوۃ الا باللہ) پڑھنا چاہیے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی اطاعت پر ثابت قدم فرمائے۔ اپنے ذکر، شکر اور بہترین عبادت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بلاشبہ اللہ کی توفیق کے بغیر نیکی کرنے اور برائی سے بچنے کی ہمت نہیں ہے۔ ہم اسی پر بھروسہ کرتے ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹنا ہے۔

اے اللہ! ساری دنیا کے کمزور مسلمانوں کے احوال درست فرما! اے اللہ! ہر جگہ ضعیف مسلمانوں کا مدد گار ہو جا! اے اللہ! اے زندہ و جاوید! اے ذوالجلال والا کرام! تمام ملکوں میں ضعیف اور مجبور مسلمانوں کی مدد فرما! اے اللہ ان کا ساتھی ہو جا اور ان کے دشمنوں کی مدد نہ کر۔ اے ذوالجلال والا کرام! اے قوی و عزیزان کی مدد و حمایت فرما! آمین!

وَلَا يَكُفِّرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ ﴿٥٩﴾ (الانعام: ٥٩)
”اور اسی کے پاس غیب کی چابیاں ہیں اس کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا اور وہ جانتا ہے جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے اور زمین کے اندھیروں میں کوئی تر اور خشک دانہ نہیں مگر وہ ایک واضح کتاب میں لکھا ہوا ہے۔“

سورت الانعام کی آیت نمبر ٥٩ میں کفار کے ایک مطالبہ کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ اے نبی ﷺ! آپ کہہ دیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا مالک، غیب جاننے اور فرشتہ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتا۔ یہاں دوسرے زاویے سے جواب دیا گیا ہے کہ عذاب نازل کرنے یا اللہ تعالیٰ کے خزانوں کا معاملہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے سوا انہیں کوئی نہیں جانتا۔ غیب کے پردوں اور دروازوں کے پیچھے جو کچھ چھپا ہوا ہے اس کی چابیاں ”اللہ“ ہی کے پاس ہیں۔ وہ زمین کے ذرے ذرے اور پانی کے ایک ایک قطرے سے واقف ہے۔ وہ زمین پر پیدا ہونے والے اربوں درخت اور ان پر لگنے والے کھریوں پتوں کو جانتا ہے اور کروڑوں کی تعداد میں بیک وقت گرنے والے پتوں کا اسے علم ہوتا ہے۔ اسی طرح زمین کی تہوں اور اندھیروں میں زندہ، مردہ، خشک اور تر کروڑ ہا قسم کے بیجوں اور چیزوں کو نہ صرف جانتا ہے بلکہ اس کے ہاں لوح محفوظ میں ہر چیز کا ریکارڈ ثبت ہے۔ تم نبی ﷺ سے عذاب لانے اور قیامت آنے کا مطالبہ کرتے ہو یا درکھو! ایک وقت آنے والا ہے کہ تمہیں اپنے رب کے حضور پیش ہونا اور اپنے افکار و کردار کا جواب دینا ہے اور یہ وقت ہر صورت آنے والا ہے۔

﴿قُلْ إِنَّ الْمَوْتَ الَّذِي تَفِرُّونَ مِنْهُ فَإِنَّهُ مُلَاقِيكُمْ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ فَيُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ﴾ (الجمعة: ٨)

”ان سے کہہ دیں کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ تمہیں آکر رہے گی پھر تم ”اللہ“ کے سامنے پیش کیے جاؤ گے جو پوشیدہ اور ظاہر کو جاننے والا ہے اور وہ تمہیں بتائے گا کہ تم کیا کرتے رہے ہو۔“
معزز قارئین! ان آیات اور احادیث کی روشنی میں

عَالِمِ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْكَبِيرُ الْمُتَعَالِ سَوَاءٌ مِنْكُمْ مَنْ أَسْرَعَ الْقَوْلَ وَمَنْ جَهَرَ بِهِ وَمَنْ هُوَ مُسْتَخْفٍ بِاللَّيْلِ وَسَارِبٌ بِالنَّهَارِ ﴿٩﴾ (الرعد: ٩)
”اللہ جانتا ہے جو ہر مادہ اٹھائے ہوئے ہے اور رحم جو کچھ کم کرتے ہیں اور جو زیادہ کرتے ہیں اور اس کے ہاں ہر چیز کا اندازہ مقرر ہے وہ غیب اور ظاہر کو جاننے والا بہت بڑا اور نہایت بلند و بالا ہے۔ اس کے لئے برابر ہے تم میں سے جو بات چھپا کر کرے یا اسے اونچی آواز سے کرے اور جو رات کو چھپا ہوا ہے اور جو دن میں پھرنے والا ہے۔“

اللہ تعالیٰ انسان کو یہ باور کرواتا ہے کہ اے انسان! تجھے کسی وقت بھی یہ خیال نہیں کرنا چاہیے کہ میں تیری حرکات و سکنات سے بے خبر ہوں بلکہ میں تجھے اس وقت سے جان رہا ہوں جب تیرا تخم تیری ماں کے رحم میں پرورش پا رہا تھا۔

﴿وَأَسْرَوْا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ۚ أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ﴾ (الملک: ١٣، ١٤)

”تم چپکے سے بات کرو یا اونچی آواز سے کرو وہ دلوں کا حال جانتا ہے۔ کیا جس نے پیدا کیا وہ نہیں جانتا؟ کیوں نہیں وہ نہایت باریک بین اور پوری طرح خبردار ہے۔“

﴿وَقَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَا تَأْتِينَا السَّاعَةُ قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتَأْتِيَنَّكُمْ عَالِمِ الْغَيْبِ لَا يَعْزُبُ عَنْهُ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ فِي السَّمَوَاتِ وَلَا فِي الْأَرْضِ وَلَا أَصْغَرُ مِنْ ذَلِكَ وَلَا أَكْبَرُ إِلَّا فِي كِتَابٍ مُّبِينٍ﴾ (سبا: ٣)

”کفار کہتے ہیں قیامت کیوں نہیں آتی؟ فرمادیں کہ قسم ہے میرے رب کی جو عالم الغیب ہے۔ قیامت تم پر ضرور آکر رہے گی ”اللہ تعالیٰ“ سے ذرہ برابر کوئی چیز نہ آسمانوں میں چھپی ہوئی ہے نہ زمین میں نہ ذرے سے بڑی اور نہ اُس سے چھوٹی سب کچھ کھلی کتاب میں لکھا ہوا ہے۔“

﴿وَعِنْدَهُ مَفَاتِحُ الْغَيْبِ لَا يَعْلَمُهَا إِلَّا هُوَ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْبُرِّ وَالْبَحْرِ وَمَا تَسْقُطُ مِنَ وَرَقَةٍ إِلَّا يَعْلَمُهَا وَلَا حَبَّةٌ فِي ظِلْمَاتِ الْأَرْضِ وَلَا رَطْبٌ

تحفظ نسواں بل

قسط نمبر 3

نقد و تحریز

جناب حافظ صلاح الدین یوسف

دوسرا مفروضہ:

بل میں دوسرا مفروضہ یہ کارفرما ہے کہ عورتوں پر ناجائز تشدد ہوتا ہے۔ پھر اس تشدد کی بھی مغربیت کی نقالی میں کئی صورتیں بیان کی گئی ہیں جس کی تفصیل ممکن ہوا تو ہم آگے چل کر بیان کریں گے۔ ان شاء اللہ!

اول تو جسمانی تشدد کا مسئلہ بھی ایسا ہے کہ اسے مغربی ذہن نے جو اس بل کی ایک ایک شق میں کارفرما ہے ہوا بنا کر پیش کیا ہے اور مسلسل اس کا پروپیگنڈہ کیا ہے اور کر رہا ہے۔ حالانکہ یہ مسئلہ اس طرح نہیں جس طرح پیش کیا جا رہا ہے۔ بلکہ اس کا تعلق اصل میں اس حاکمیت اور قوامیت سے ہے جو گھر کا نظام چلانے کے لیے اللہ تعالیٰ نے مرد کو عطا کی ہے۔ اگر گھر کا نظام چلانے میں مرد اور عورت دونوں کو یکساں اختیارات دیے جاتے تو کبھی بھی گھر کا نظام خوش اسلوبی کے ساتھ نہیں چل سکتا تھا۔ جیسے کسی مملکت میں ایک کی بجائے دو سربراہ (چیف ایگزیکٹو) ہوں تو اس مملکت کا نظام نہیں چل سکتا۔ لازم ہے کہ چیف

ایگزیکٹو ایک ہی ہو اس کی بالا دستی کو چیلنج نہ کیا جاسکتا ہو باقی عہدے دار (گورنرز وزراء اور دیگر افسران اعلیٰ) سب اس کے ماتحت ہوں۔ یہی اختیارات کی مرکزیت نظام کائنات میں بھی جب سے یہ کائنات معرض وجود میں آئی ہے کارفرما ہے جس کی وجہ سے اتنی وسیع و عریض کائنات بغیر کسی ادنیٰ خلل کے چل رہی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا بلکہ تدبیر کائنات میں کسی اور کی بھی شرکت ہوتی تو سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الانبیاء: ۲۲) ”اگر آسمان وزمین میں کئی معبود ہوتے تو یہ سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔“

مرد اور عورت کو بنانے والا صرف اللہ ہی ہے اور وہی ان کی فطرت، جذبات، میلانات کو جاننے اور سمجھنے والا ہے۔ جیسے کسی مشین کا موجد ہی سمجھتا ہے کہ وہ کس طرح صحیح طریقے سے کام کرے گی اس کو کسی اور طریقے سے چلایا جائے گا تو وہ کبھی کامیابی سے نہیں چل سکے گی۔

مرد اور عورت کو بنانے والا صرف اللہ ہی ہے اور وہی ان کی فطرت، جذبات، میلانات کو جاننے والا ہے۔ جیسے کسی مشین کا موجد ہی سمجھتا ہے کہ وہ کس طرح صحیح طریقے سے کام کرے گی اس کو کسی اور طریقے سے چلایا جائے گا تو وہ کبھی کامیابی سے نہیں چل سکے گی۔

خوش گوار ماحول میں گزرتی ہے۔ لیکن اگر عورت کی طرف سے نشوونما کا اظہار ہو جس کا مطلب ہے کہ مرد کی حاکمیت و بالا دستی کو وہ چیلنج کرے اور خود بالا دست بننے کی کوشش کرے تو چونکہ یہ فطرت اور احکام الہیہ کے خلاف ہے اس سے یقیناً گھر کا نظام خلل اور فساد کا شکار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے اس صورت میں بطور علاج تین تدبیریں اختیار کرنے کا حکم دیا ہے:

- ① عورت کو وعظ و نصیحت کے ذریعے سے سمجھایا جائے (یہ کارگر نہ ہو تو)
- ② ان سے گھر کے اندر بستر الگ کرلو۔ (اس سے بھی وہ نہ سمجھ تو)
- ③ تو ان کی سرزنش کرو (بلکی سی مار سے ان کو راہ راست

پر لاؤ) (سورہ النساء: ۳۵)

﴿وَاصْرَبُوهُنَّ﴾ ”مارو“ یہ اللہ کا حکم ہے۔ کسی مفسر عالم یا فقیہ کا اجتہاد یا توضیح نہیں صاف اور واضح حکم ہے۔ لیکن اس کا مطلب تشدد یا ظلم ہرگز نہیں نہ اس کی اجازت ہی ہے۔ یہ اصطلاح کے لیے ایک تادیبی حکم ہے اور تادیب و تنبیہ کا حق ہر سربراہ کو حاصل ہوتا ہے۔ لیکن اس تادیبی حکم کا تعلق چونکہ میاں بیوی سے ہے جن کے درمیان فرمان رسول ﷺ کی رو سے ایسی مثالی محبت ہوتی ہے جس کی کوئی نظیر نہیں۔ اس لیے حامل قرآن اور پیغمبر اسلام ﷺ نے اس ضرب (سرزنش) کی وضاحت فرمادی کہ یہ غیر مبرح ہو یعنی ایسی مار کہ جس سے اس کو نہ ایذا پہنچے اور نہ کوئی زخم ہو۔ اسی طرح چہرے پر مارنے سے اجتناب کیا جائے۔ علاوہ ازیں اس کی مزید حوصلہ شکنی کرتے ہوئے فرمایا کہ تادیب کے طور پر بھی ایسا کرنے والے بہتر لوگ نہیں ہیں۔ مزید فرمایا کہ یہ کون سی دانش مندی ہے کہ صبح کو مارے اور رات کو پھر اس کی آغوش محبت میں پناہ لے۔

چنانچہ یہ حقیقت ہے کہ شاید ہی چند فی صد گھرانے ایسے ہوں گے کہ جہاں عورت کو اس قسم کی سرزنش سے

واسطہ پڑتا ہو ورنہ الحمد للہ! بیشتر گھرانوں میں اس کی نوبت نہیں آتی اور جہاں کہیں بھی اس کی نوبت آتی ہے تو اکثر و بیشتر اس کی وجہ عورت ہی کی بدزبانی، بد اخلاقی، یا نافرمانی ہوتی ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے اس

تادیبی حکم اور اجازت کو ظلم و تشدد سے تعبیر کرنا ہر لحاظ سے غلط بھی ہے اور خلاف واقعی بھی۔ یہ وہ تشدد ہرگز نہیں کہ جس کے لیے اتنی لمبی چوڑی قانون سازی کی گئی ہے۔ یہ بلا جواز اور حکم قرآنی کے یکسر خلاف ہے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے میاں بیوی کے باہمی تعلق، ان کے مابین محبت و قربت اور ان کی پرائیویسی کو ﴿مِنْ لِبَاسٍ لَّكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهِنَّ﴾ (البقرہ) کے نہایت بلیغ الفاظ سے تعبیر فرمایا ہے کہ ”وہ عورتیں تمہارے لیے لباس ہیں اور تم ان کے لیے لباس ہو۔“ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ خانگی معاملات اور باہمی تنازعات، یہ ایسے معاملات نہیں ہیں کہ ان میں سوائے ناگزیر حالات کے کسی اور کو دخل دینے کی ضرورت ہو۔ وہ لباس کی طرح ایک

دوسرے سے جڑے ہوئے دوسرے تمام لوگوں سے بے نیاز ہیں۔

ان خانگی معاملات کو جرائم بنا کر پولیس کو ان میں مداخلت کا حق دینا یا عورت کو یہ اختیار دینا کہ وہ فون کر کے مرد کو حوالہ پولیس کر دے یہ قرآن کے مذکورہ پرائیویسی کے حکم کے بھی خلاف ہے اور یہ ایسی غیر دانش مندانہ تدبیر ہے کہ جو عورت بھی ایسا کرے گی وہ اپنے پیروں پر ہی کھڑی ماریں گی۔ جب کوئی عورت مرد کی بالادستی کو چیلنج کرے گی تو کوئی بھی مسلمان مرد اتنا بے غیرت نہیں ہے کہ وہ اس بے غیرتی کو برداشت کر لے۔

یہ صورت حال ایسی ہے جہاں بھی عورت کی حفاظت کے ٹھیکے داروں اور ٹھیکے دار نیو کی طرف سے بنائے ہوئے اس قانون کو کوئی عورت اختیار کرے گی تو مرد آخر مرد ہے وہ گھر کا مالک ہے عورت کا کفیل ہے وہ اللہ کا بنایا ہوا گھر کا سربراہ ہے۔ وہ اس بے عزتی اور بے بسی ولا چارگی کو کب برداشت کرے گا وہ کڑا پہننے کی بجائے اپنا لباس ہی اتار پھینکے گا یعنی عورت ہی کو طلاق دے کر فارغ کر دے گا۔ جب ان کو محبت اور محبوب کے رشتے سے جدا کر کے ایک دوسرے کا دشمن قرار دے کر قانون ایک کے ہاتھ میں ہتھیار دے کر دوسرے پر حملہ آور ہونے کا اختیار دے گا تو دوسرا بھی محبت کی بجائے دشمن بن جائے گا اور اس کے ہاتھ میں خدائی اختیار حق طلاق ہے وہ عورت کے وار کرنے سے پہلے ہی اپنا وار کر کے اس کا کام تمام کر دے گا یعنی اس کو طلاق دے دے گا اور پولیس جو جھٹکڑی یا کڑا مرد کو لگانے یا پہنانے کے لیے آئے گی مرد اس کو کہے گا کہ اس عورت کو شیلٹر ہوم میں پہنچا دو اس سے میرا اب کوئی تعلق نہیں میں نے اس کو طلاق دے کر اپنی زوجیت سے ہی خارج کر دیا ہے۔ یہ محض افسانہ سازی یا افسانہ سرائی نہیں بلکہ یہ مستقبل کا وہ نقشہ ہے جو اس بل کے نفاذ کے بعد سامنے آئے گا۔

فرض کر لو کہ کوئی مرد اس بے غیرتی کو برداشت کرتے ہوئے اپنے کو حوالہ پولیس کر کے چند روز کے لیے گھر سے بے گھر ہونا گوارا کرے گا تو اس کے پیچھے دو صورتیں ہوں گی:

اس گھر میں اس کی بیوی کے ساتھ مرد کی ماں اس کی بیٹیاں بھابھیاں وغیرہ بھی رہائش پذیر ہوں گی تو ماں

سمیت ان عورتوں پر کیا گزرے گی؟ اور ان عورتوں کے دلوں میں اس خاتون کی کیا عزت باقی رہ جائے گی جس نے اپنے سر کے تاج کو پس دیوار زنداں پھیل دیا؟

دوسری صورت یہ کہ اس گھر میں صرف میاں بیوی ہی رہنے والے ہوں گے۔ مرد کے گھر سے نکل جانے کے بعد اکیلی عورت کیا محفوظ ہوگی؟ اور اگر عورت بدکردار ہوگی تو اس تنہائی کو کیا وہ اسی طرح ”استعمال“ میں نہیں لائے گی جس طرح مغربی عورت کرتی ہے؟ یہ صورت تو یقیناً اس بل کے خالقوں کے نزدیک ”آئیڈیل“ ہوگی کہ مسلمان عورت کو پاکستان میں بھی وہ کھل کھلنے یا رنگ رلیاں مٹانے کا موقع میسر آجائے گا جو مغرب میں عام ہے۔

ماشاء اللہ چشم بدوز کیا خوب تحفظ حقوق نسواں ہے۔ یہ ”خدمت“ اللہ اکبر لٹنے کی جا ہے۔

۳۔ اسلام اللہ تعالیٰ کا دین ہے اور ہر طرح سے مکمل ہے جس کی تکمیل کا اعلان بھی اللہ نے سورۃ المائدہ میں کیا ہے۔ لیکن بل کی ساری بنیاد اور اس کی ساری شقیں اس مفروضے پر قائم ہیں کہ اسلام میں مرد و عورت کے باہمی تنازعات کا کوئی حل ہی نہیں۔ اب ساڑھے چودہ سو سال کے بعد اس ”خلا“ کے پر کرنے کی ”سعادت“ پنجاب حکومت کو حاصل ہو رہی ہے۔

کیا یہ مفروضہ صحیح ہے؟ اگر صحیح ہے تو (نعوذ باللہ) اللہ تعالیٰ کا فرمان ﴿الْيَوْمَ اكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ﴾ غلط ہے۔ اور اگر مفروضہ غلط اور اللہ کا فرمان صحیح ہے تو پھر یہ ساری قانون سازی ”ایں دفتر بے معنی۔ غرق مئے تاب اولیٰ“ کی مصداق ہے۔

فرمان باری تعالیٰ یقیناً صحیح ہے جو اس میں شک کرتا ہے وہ اپنے ایمان کی خیر منائے۔ اللہ تعالیٰ نے خانگی زندگی کی استواری اور خوش گواری کے لیے اتنی ہدایات اور ایسی اعلیٰ تعلیمات ہمیں دی ہیں کہ اگر دونوں میاں بیوی ان کا خیال رکھیں اور ان پر صحیح معنوں میں عمل کریں تو نہایت خوش گوار زندگی گزرتی ہے اگر گھر جنت کا نمونہ بن جاتا ہے۔ اور اگر بوجہ عدم موافقت یا فریقین دین سے کسی ایک کے غلط رویے کی وجہ سے کچھ اختلافات رونما ہو جائیں تو اس کا بھی بہترین حل قرآن کریم ہی میں بیان فرما دیا گیا ہے جن میں سے تین تدبیریں تو وہی ہیں جو پہلے مذکور ہوئیں، سمجھ دار عورت تو بغیر کسی اور کی

مداخلت کے بالعموم ان تدبیر میں سے اپنا ور یہ درست کر لیتی ہے۔ لیکن اگر اس طرح مسئلہ حل نہ ہو تو دوسرا حل چوتھی تدبیر کی صورت میں یہ بیان فرمایا کہ دو حکم (خالث) ان کا فیصلہ کریں۔ ایک میاں کے خاندان سے ہو دوسرا بیوی کے خاندان سے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے بیان فرما دیا کہ دونوں خالث اگر صلح کرانے میں مخلص ہوں گے تو اللہ تعالیٰ ضرور مصالحت و مہمانیت کی صورت پیدا فرما دے گا۔ (النساء: ۳۵) بصورت دیگر آخری چارہ کار کے طور پر بھران کے درمیان جدائی کرادی جائے گی۔ علماء نے اس کو تو وکیل بالفرقہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یعنی اگر یہ خالث صلح کرانے میں ناکام رہیں تو پھر یہ بطور وکیل ایک دوسرے کی جدائی کا فیصلہ کر دیں۔ یہ فیصلہ طلاق کے قائم مقام ہو جائے گا۔

۵۔ اللہ تعالیٰ نے مرد کو طلاق کا حق دیا ہے اور یہ حق پوری زندگی میں صرف دو مرتبہ ہے جس میں وہ رجوع کر سکتا ہے۔ اس حق کو بھی صرف اسی لیے محدود کیا گیا ہے کہ کوئی مرد عورت پر ظلم نہ کر سکے۔ ورنہ اسلام سے پہلے یہ حق غیر محدود تھا جس کی وجہ سے ایک شخص اگر چاہتا کہ وہ عورت کو نہ صحیح طریقے سے آباد کرے اور نہ اسے آزاد کرے کہ وہ کسی اور جگہ شادی کر لے تو وہ یہ کرتا تھا کہ طلاق دیتا اور عدت گزرنے سے پہلے رجوع کر لیتا۔ یہ سلسلہ ظلم وہ جب تک چاہتا جاری رکھتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حق طلاق کی عد بندی کر کے اس ظلم کا انہاد کر دیا۔

دوسرا حکم یہ دیا کہ طلاق صرف ایک ہی دی جائے وہ بھی اشتعال اور غصے میں نہیں کہ ذرا سا جھگڑا ہوا اور طلاق دے دی۔ بلکہ اول تو طلاق کو سخت ناپسندیدہ عمل قرار دیا تاہم بعض حالات میں چونکہ اس کے بغیر چارہ نہیں ہوتا اس لیے اس کی اجازت بھی عنایت فرمائی۔ لیکن اس کا طریقہ یہ بتلایا کہ اگر نباہ کی کوئی صورت نہ بنے تو پھر عورت کے پاک ہونے کا انتظار کرو۔ اس طرح حالت طہر میں اس سے صحبت کیے بغیر صرف ایک طلاق دو ایک ہی وقت میں تین طلاقیں کو رسول اللہ ﷺ نے کتاب اللہ کے ساتھ کھلواڑ کرنا قرار دیا اور اس پر سخت برہمی کا اظہار فرمایا۔ اس طریقہ طلاق میں بڑی حکمت ہے۔ زیادہ طلاقیں جہالت کے علاوہ غصے اور اشتعال میں دی جاتی ہیں۔ اگر فوری طلاق نہ دی جائے بلکہ حیض سے پاک

ہونے پر حالت طہر میں بغیر جنسی تعلق قائم کیے طلاق دینے کے وقت کا انتظار کیا جائے تو پچاس فی صد طلاقوں کے واقعات ویسے ہی کم ہو جائیں گے۔ کیونکہ طہر کے انتظار تک غصہ فرد اور اشتعال ختم ہو جاتا ہے اور طلاق دینے کی نوبت ہی نہیں آتی۔

تیسرا حکم یہ دیا کہ پہلی طلاق دینے کے بعد اسی طرح دوسری مرتبہ طلاق دینے کے بعد طلاق کی عدت تین حصوں یا تین مہینے ہیں عدت کے ان ایام میں پہلی اور دوسری طلاق میں عدت کو گھر سے نہیں نکالنا۔ (الطلاق) بلکہ وہ عدت طلاق یافتہ ہونے کے باوجود بھی خاوند کے گھر ہی میں گزارے۔ اس کی حکمت یہ بتلائی گئی ہے کہ شاید خاوند کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے بیوی کے گھر ہی میں ہونے کی وجہ سے بیوی کی محبت اسے دوبارہ ملاپ پر مجبور کر دے یا بچوں کے بے سہارا ہونے کا احساس اس کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنے پر مجبور کر دے یا بیوی کی بے چارگی کا احساس اس کے اندر رحم و شفقت کا جذبہ بیدار کر دے اور یہ جوہر کرنے پر آمادہ ہو جائے۔ ایسی صورتوں میں پہلی اور دوسری طلاق میں خاوند کو عدت کے اندر رجوع کرنے کا حق حاصل ہے اور یہ مرد کا ایسا حق ہے کہ عورت عورت کے گھر والوں کو انکار کرنے کا حق نہیں۔

ایک ایک طلاق دینے کا دوسرا فائدہ یہ ہے کہ پہلی دونوں طلاقوں میں اگر عدت گزارنے کے بعد ان کے درمیان صلح کی صورت بن جائے تو بالاتفاق دوبارہ نئے نکاح سے ان کا تعلق بحال ہو سکتا ہے۔

اگر پہلی اور دوسری طلاق میں جیسا کہ اللہ کا حکم ہے (الطلاق) عورت خاوند ہی کے گھر میں رہے تو اس سے بھی طلاقوں کے بعد بھی پچاس فی صد گھر اجڑنے سے محفوظ رہ سکتے ہیں اور جدائی کے لحاظ جلد مل ملاپ میں بدل سکتے ہیں۔

اس تفصیل سے تصور یہ بتلانا ہے کہ شریعت میں میاں بیوی کے تعلق کو اتنی اہمیت اور طلاق کے باوجود ان کی قربت کو ایسا اہتمام کیا گیا ہے کہ یہ فراق جلد ہی وصال میں اور نفرت محبت میں تبدیل ہو جائے اور ٹوٹا ہوا رشتہ دوبارہ بحال ہو جائے۔

اس تفصیل سے ایک دوسرا پہلو یہ بھی واضح ہوا کہ

اس قرآنی حکم کی روح اور خود ساختہ بل کی روح میں کس طرح بعد اثر قین ہے۔

روح قرآنی یہ ہے کہ اختلاف اور کشیدگی حتی کہ طلاق کے باوجود بھی میاں بیوی کے درمیان کشیدگی کو ختم کیا جائے اور ان کو دوبارہ باہم جڑنے کے مواقع مہیا کیے جائیں اور مغربی روح میں ڈوبے ہوئے بل کی روح یہ ہے کہ میاں بیوی کو ایک دوسرے سے اتنا دور کر دیا جائے اور ان کے درمیان نفرت کی ایسی دیوار کھڑی کر دی جائے کہ عدم طلاق کے باوجود ان کا ملاپ ناممکن ہو جائے۔ بل میں اس کا مکمل اہتمام کیا گیا ہے۔ ایک تو مرد کو گھر سے باہر نکال کر شیلٹر ہوم میں بھیجتا اس کی مردانگی اور غیرت کو چیلنج کرنا پھر ان کو آپس میں بالکل قریب نہ آنے دینا کہ کہیں یہ دونوں باہم مل کر تلخی اور ازالہ کا اہتمام نہ کر لیں اذریوں ان کے درمیان صلح ہو جائے۔

اندازہ کیجئے کہ اس بل کے اندر کس طرح شیطانی روح کو مکمل طور پر گھسیڑ دیا گیا ہے کہ میاں بیوی کے ملاپ کی کوئی صورت باقی نہ رہے۔ جس طرح حدیث میں آتا ہے کہ شیطان اپنے اس چیلے کو اس کی اس ”حسن کارکردگی“ پر سب سے زیادہ شاباش دیتا ہے جو آکر اس کو یہ رپورٹ دیتا ہے کہ آج میں نے فلاں میاں بیوی کے درمیان جدائی کروادی ہے۔

یہ بل نافذ ہو گیا تو مغرب کا شیطان بھی اپنے پاکستانی چیلوں کے اس کارنامے پر بڑا خوش ہو گا کہ انہوں نے بھی اس بل کے ذریعے سے پاکستان کے خاندانی نظام کو تباہ کرنے کا پورا ”سروسامان“ مہیا کر دیا ہے ع

ایں کار از تو آید و مراں چینیں کند
اس کے باوجود ڈھٹائی اور دیدہ دلیری کی انتہا ہے کہ کہا جا رہا ہے کہ بتلاؤ اس کی کون سی شق خلاف اسلام ہے؟ سچ ہے ع

مستند ہے ان کا فرمایا ہوا
واقعی بل بنانے والے جس ”اسلام“ کو جانتے ہیں
اس کی رو سے اس کی ایک ایک شق ”اسلامی“ ہے کیونکہ
ان کے اسلام میں مرد و عورت کے درمیان حجاب نہیں
ہے۔ رقص و سرود تفریح ہے موسیقی روح کی غذا ہے۔
فلموں ڈراموں اور ٹی وی پروگراموں میں جو حیا باخستہ

تہذیب رات دن پیش کی جا رہی ہے وہ اسلامی تعلیمات کا ”اعلیٰ نمونہ“ ہیں۔ مخلوط تعلیم ناگزیر ہے عورتوں کا مردوں کے دوش بدوش ملکی ترقی میں اور زندگی کے ہر شعبے میں حصہ لینا بھی نہایت ضروری ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جن کا ”اسلام“ یہ ہے تو ان کا بنایا ہوا بل غیر اسلامی کس طرح ہو سکتا ہے؟

علماء بے چارے چونکہ اس ”اسلام“ سے نا آشنا ہیں اس لیے وہ اس کے غیر اسلامی ہونے کی دہائی دے رہے ہیں۔ دونوں اپنی اپنی جگہ سچے ہیں کیونکہ دونوں کا اسلام ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

بنا بریں پہلے یہ واضح ہونا چاہیے کہ حکومت کی سرپرستی میں جو کچھ ہو رہا ہے وہ اسلام ہے یا اسلام وہ ہے جو قرآن مجید کی شکل میں نازل ہوا اور صاحب وحی پیغمبر اسلام ﷺ نے اس کی توضیح و تفسیر۔ قولی اور عملی صورت میں۔ فرمائی اور آج وہ قرآن وحدیث میں محفوظ ہے۔

علماء تو صرف اسی کو اسلام سمجھتے اور جانتے ہیں جو قرآن وحدیث میں محفوظ ہے اور یہ بل سراسر اس کے خلاف ہے جیسا کہ اللہ کی توفیق سے اس کی ضروری تفصیل ہم نے پیش کر دی ہے۔ والحمد للہ علی ذلک۔ و ذرائع کرام بل کے بانیان عظام لیڈیان ذی احترام مل کر پڑھیں۔
تو میندیش زغو غائے رقیباں

کہ آواز ”علماء“ کم نہ کند رزق ”وزراء“ را
بطور نمونہ نفاذ بل کا جو خود ساختہ لمبا چوڑا حل بل میں پیش کیا گیا ہے اس میں لیڈی افسران کا تقرر ہے شیلٹر ہومز کی تعمیرات میں پولیس کی دارو گیر ہے اور گھر کے حاکم اعلیٰ کی تذلیل و توہین ہے۔ اسے کڑا پہنانا اور پتہ نہیں کیا کچھ اور وہ بھی صرف عورت کے کہنے پر بغیر ثبوت اور بغیر گواہوں کے اس کے مقابلے میں اللہ کا بیان کردہ طریقہ کتنا آسان اور مختصر ہے۔ ”ہنگ لگے نہ بھٹکوی“ رنگ چوکھا آئے کے مصداق۔

کیا اس کے باوجود بل بنانے والوں کا یہ کہنا کہ اس بل میں کوئی چیز خلاف شریعت نہیں؟ صحیح ہے؟ سارا طریق کار اللہ کے بیان کردہ طریقے کے عکس خلاف ہے پھر بھی دعویٰ ہے کہ اس میں شریعت کے علاوہ کچھ نہیں۔

نہرے وہی قاتل وہی شاہد وہی منصف
اترے وہی کرب و غم وہی خون کا دعویٰ کس پر

اسلامی طرزِ حکمرانی

جناب مولانا امیر افضل اعوان

ہے کہ ہم ایمان کے ہر درجے سے گر گئے ہیں، اس چیز سے ہمیں حضور اکرم ﷺ نے بہت پہلے آگاہ کر دیا تھا کہ جب لوگ برائی کو دیکھیں اور اس کو بدلنے کی کوشش نہ کریں، ظالم کو ظلم کرتا دیکھیں لیکن اس کا ہاتھ نہ پکڑیں تو بعید نہیں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ان سب کو اپنی پلیٹ میں لے لے۔ خدا کی قسم! تمہارے لئے لازم ہے کہ بھلائی کا حکم دو اور برائی سے روکو، ورنہ اللہ تم پر ایسے لوگوں کو مسلط کر دے گا جو تم میں سے بدتر ہوں گے اور تم کو سخت تکلیفیں پہنچائیں گے، پھر تمہارے نیک لوگ خدا سے دعا مانگیں گے مگر وہ قبول نہ ہوگی۔ ہم نے اپنے پیارے نبی ﷺ کے طریقوں کو پس پشت ڈال دیا اور گمراہی ہمارا مقدر بن گئی۔

تاریخ کے صفحات پر نظر ڈالیں، جب نبی اکرم ﷺ ایک جاہل، گنوار اور بت پرست عرب قوم کو ایک پھوٹی سی جماعت کی مدد سے ترقی کی بلندیوں پر لے گئے تو کیا ہم ان بت پرستوں سے بھی جاہل ہیں؟ ہم یہ تو بہت کہتے ہیں کہ ہم اسلامی جمہوریہ پاکستان میں رہتے ہیں لیکن ایک اللہ، ایک قرآن اور ایک رسول ﷺ کی تعلیمات کے ہوتے ہوئے ہم کس نئی چیز کی تلاش میں ہیں؟ کیسی تبدیلی چاہتے ہیں؟ اے اسلامی ریاست کے حکمرانو! اگر تم حکمران دیکھنا چاہتے ہو تو نبی کریم ﷺ کو دیکھو، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دیکھو۔ ان کی زندگیوں سے بڑھ کر ہمارے لئے بہترین نمونہ زندگی کس کی ہو سکتی ہے؟

خلافت راشدہ میں قانون کی حاکمیت کا تصور مکمل طور پر پایا جاتا تھا، قانون کی نظر میں سب برابر تھے، خواہ کوئی امیر ہو یا غریب۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک جمعہ کے خطبہ میں اس رائے کا اظہار کیا کہ کسی شخص کو نکاح کے موقع پر چار سو درہم سے زیادہ مہر باندھنے کی اجازت نہ دی جائے۔ ایک عورت نے ان کو ٹوک دیا کہ آپ کو ایسا کرنے کا حق کس نے دیا؟ قرآن ڈھیر سارا مہر دینے کی اجازت دیتا ہے، آپ اس کی عدم مقرر کرنے والے کون ہوتے ہیں؟ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فوراً اپنی رائے سے رجوع کر لیا۔ (تفسیر ابن کثیر، بحوالہ ابویعلیٰ)

سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جس روز خلیفہ بنے، اس کے دوسرے دن کندھے پر کپڑے کے تھان رکھ کر بیچنے نکلے، راستے میں سیدنا عمرؓ ملے اور انہوں نے دریافت کیا

اور ان کے فقیروں کو دی جائے گی، جب وہ یہ مان لیں تو ان سے زکوٰۃ وصول کر لیں لیکن ان کے عمدہ مال لینے سے بچتے رہو۔“ (صحیح بخاری)

اسلام میں تو یہ معیار حکومت ہے مگر ہم میں کتنے حکمران ہیں جو اس معیار کو اپنائے ہوئے ہیں، کتنے ہیں جو خوفِ خدا رکھ کر خلقِ خدا کی خدمت کو شعار بنائے ہوئے ہیں، کتنے ہیں جو اپنی رعایا کو دین کی طرف بلاتے ہیں، کتنے ہیں جو زکوٰۃ وصول کر کے رعیت کی بھلائی کے لئے صرف کرتے ہیں۔

پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا
”جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کا راہی بنایا
پھر اس نے لوگوں کی صحیح طور پر خیر خواہی نہ کی، وہ
حاکم جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔“ (متفق علیہ)

پیارے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ”جس بندے کو اللہ تعالیٰ نے کسی رعیت کا راہی بنایا پھر اس نے لوگوں کی صحیح طور پر خیر خواہی نہ کی، وہ حاکم جنت کی خوشبو بھی نہ پاسکے گا۔“

آج کے دور میں جہاں ہر طرف ظلم و جبر کا بازار گرم ہے قتل و غارت اتنی عام ہو چکی ہے کہ لوگ اب جب کسی قتل کی خبر سنتے ہیں تو صرف یہی کہتے ہیں کہ اچھا! پتہ نہیں یہ نظام کب بدلے گا، بدلے گا بھی یا نہیں، ہمارے حکمران تو صرف عیاشیاں کرنے اور مال سمیٹنے میں لگے ہوئے ہیں لیکن گناہ یا عیب صرف حکمرانوں میں نہیں بلکہ ان کے ذمہ دار عوام بھی ہیں۔

معاشی ابتری اس حد تک بڑھ چکی ہے کہ ایک ریڑھی بان سے لے کر وزیر اعظم تک، جب بھی جہاں بھی جس کو موقع ملتا ہے وہ کرپشن کرنے میں ایک لمحے کی بھی تاخیر نہیں کرتا، ہماری پوری قوم میں ایمان ڈھونڈنے سے بھی نہیں ملتا۔ آج ہماری تباہی کا سب سے بڑا سبب یہی

دنیا کے کسی بھی کونے میں چلے جائیں، روز ازل سے کسی بھی قوم و مذہب کی تفصیل اٹھا کر دیکھ لیں اسلام سے بہتر نہ تو کوئی ضابطہ اخلاق ہے اور نہ ہی ہوگا۔ اسلام میں ہر شعبہ زندگی کی ضروریات کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے ہر شخص کے لئے جو معیار مقرر کیا اس میں حضرت انسان کے لئے ہر لحاظ سے بہت زیادہ بہتری رکھی گئی، اسلام میں حکومت کا بھی ایک معیار دیا گیا۔ اس حوالہ سے قرآن پاک میں ارشادِ ربانی ہے:

”اور ایک دوسرے کا مال نہ کھایا کرو، نہ حاکموں کو رشوت پہنچا کر کسی کا کچھ مال ظلم و ستم سے اپنا کر لیا کرو، حالانکہ تم جانتے ہو“ (البقرہ، ۱۸۸)

بحیثیت مسلمان ہمارے لئے قرآن کریم ایک مکمل ضابطہ اخلاق ہے اور اس میں رعیت کے ساتھ ساتھ راعی کے لئے بھی ایک حد و معیار مقرر کیا گیا ہے اور ان حدود سے تجاوز کی اجازت نہیں دی گئی۔

معیار حکومت کے حوالہ سے صرف یہ ایک حدیث ہی حکمرانوں کی آنکھیں کھولنے کے لئے کافی ہے۔ ”امیہ بن بسطام، زید بن زریع، روح بن قاسم، اسماعیل بن امیہ، یحییٰ بن عبداللہ بن صفی، ابومعبد، سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ

رسول کریم ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو جب یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ”تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، انہیں سب سے پہلے اللہ کی عبادت کی طرف بلاؤ، جب وہ اللہ تعالیٰ کو جان لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر پانچ نمازیں دن رات میں فرض کی ہیں، جب وہ یہ کر لیں تو انہیں بتاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوٰۃ فرض کی ہے، جو ان کے مالوں سے لی جائے گی

تھے کہ آپ کو ان سے دوبارہ پوچھنا پڑتا کہ آپ نے کیا کہا ہے۔ (بخاری: ۳۸۳۵)

احترام مصطفیٰ ﷺ کا ایک اور نمونہ:

سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ جن کی آواز فطری طور پر بلند تھی ان کے متعلق سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہونا بند کر دیا تو اس پر امام الانبیاء رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق پوچھا کہ ثابت بن قیس کہاں ہے؟ ایک صحابی نے کہا اللہ کے رسول! مجھے اجازت دیں میں جا کر ان کی خبر گیری کرتا ہوں۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اجازت مرحمت فرمائی وہ آدمی جب سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس آیا تو اس نے دیکھا کہ وہ اپنے گھر میں سر جھکائے (پریشانی کے عالم میں) بیٹھا ہے اس نے پوچھا کہ آپ کو کیا ہوا ہے؟ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ نے جواب دیا: میرا بہت برا حال ہے کیونکہ میری آواز نبی کریم ﷺ کی آواز سے اونچی ہے اس لیے میرے تمام اعمال ضائع ہو چکے ہیں۔ ان کا جواب سن کر وہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور نبی کریم ﷺ کو ان کے متعلق مکمل خبر پیش کی اس پر محسن انسانیت ﷺ نے اس شخص کو سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پاس دوبارہ بھیجا اور فرمایا: ”ان کو جا کر خوش خبری سناؤ کہ آپ اہل جہنم میں سے نہیں ہو۔ بلکہ اہل جنت میں سے ہو۔“ (بخاری: ۳۸۳۶)

مسلم شریف کے حوالہ سے یہ وضاحت ہے کہ وہ خبر گیری کرنے والا شخص سیدنا سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تھے جو کہ سیدنا ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ کے پڑوسی تھے۔ (مسلم: ۱۱۹)

پیغمبر رحمت ﷺ کا نفرنس

مرکزی جمعیت و اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل چیچہ وطنی کے زیر اہتمام پیغمبر رحمت کا نفرنس زیر امارت فضیلۃ الشیخ مولانا حافظ ظفر اللہ خاں امیر ضلع ساہیوال بتاريخ ۱۷ مئی بروز منگل بعد نماز عشاء مدرسہ محمدیہ تعلیم القرآن اہل حدیث چک نمبر 109/7R بھٹی نوالہ میں منعقد ہوگی۔ پروفیسر عبدالرزاق ساجد مولانا محمد ابراہیم ظہیر چیچہ وطنی و دیگر علماء خطاب فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ! محمد عبداللہ سلیم صدر اہل حدیث یوتھ فورس تحصیل چیچہ وطنی



بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿۲﴾ (الحجرات: ۲)
”اے ایمان والو! نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو اور ان کے سامنے بلند آواز سے اس طرح بات نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے بلند آواز سے بات کرتے ہو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں اس کا احساس تک نہ ہوگا۔“

اس آیت مبارکہ کے شان نزول کے متعلق سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ بنو تمیم کا ایک قافلہ امام الرسل حضرت محمد ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس قبیلہ کا امیر سیدنا قعقاع بن سعید رضی اللہ عنہ کو مقرر فرما دیں۔ جبکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ

”اے ایمان والو! نبی کریم ﷺ کی آواز سے اپنی آواز اونچی نہ کرو اور ان کے سامنے بلند آواز سے اس طرح بات نہ کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے بلند آواز سے بات کرتے ہو ورنہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تمہیں اس کا احساس تک نہ ہوگا۔“

نے کہا نہیں بلکہ آپ ان کا امیر اقرع بن حابس رضی اللہ عنہ کو مقرر فرما دیں۔ تب سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ نے جوابا کہا: اے عمر! آپ نے تو بس میری مخالفت ہی کرنا تھی۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا: نہیں نہیں میں آپ کی مخالفت نہیں کرنا چاہتا۔ حتیٰ کہ دونوں میں تکرار ہوئی یہاں تک کہ ان دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں تو اس موقع پر اللہ عزوجل نے مندرجہ بالا آیت:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ﴾ (الحجرات: ۲)

نازل فرمادی۔ سیدنا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے اس قدر پست آواز میں بات کرتے

مخلوق پر اللہ تعالیٰ کے کئی حقوق ہیں اور ان کی ادائیگی کرنے والا ہی مومن کہلاتا ہے۔ اسی طرح امت مسلمہ پر رحمت کائنات ﷺ کے کئی ایک حقوق ہیں جن کو احسن طریقہ سے ادا کرنا ہر امتی پر فرض ہے۔ ان حقوق میں سے ایک حق یہ بھی ہے کہ امام الرسل ﷺ کا دل و جان سے اور پوری کائنات سے بڑھ کر احترام کیا جائے۔ اسی لیے سید المرسلین رضی اللہ عنہ کی حیات مبارکہ میں ان کو نام کے ساتھ پکارنے یا آپ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اونچی آواز میں گفتگو کرنے سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو منع کر دیا گیا تھا اور انہیں نبی اکرم ﷺ کا احترام کرنے کی سختی سے تلقین کی گئی۔ قرآن مجید میں اسی کی بابت فرمان الہی ہے:

﴿لَا تَجْعَلُوا دُعَاءَ الرَّسُولِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا﴾ (النور: ۶۳)

”اے مومنو! تم رسول اکرم ﷺ کو اس طرح مت بلاؤ جیسا کہ تم آپس میں ایک دوسرے کو بلا تے ہو۔“ مندرجہ بالا آیت مبارکہ میں پوری امت مسلمہ کو نبی کریم ﷺ کا بے

انتہا احترام کرنے کا سبق دیا گیا ہے۔ ذاتی نام محمد رضی اللہ عنہ لے کر کسی بھی صحابی سے (یعنی ”یا محمد“) کہنا ثابت نہیں۔ اس لیے کہ پورے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے ذاتی نام ”یا محمد“ یا دوسرا ذاتی نام ”یا احمد“ لے کر مخاطب نہیں کیا۔ اور امت محمدیہ کو بھی ذاتی نام ”محمد“ اور ”احمد“ کے ساتھ ”یا“ حرف ندا لگا کر پکارنے کی اجازت نہیں دی گئی۔

احترام کی دوسری بات یہ ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں اونچی آواز سے بات کرنا منع ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو نبی اکرم ﷺ کے سامنے اونچی آواز سے بولنے سے منع فرما دیا ہے:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ

زیادہ بہتر ہے۔“ (البقرة 2:27) سے بھی خود صدقہ دینا ثابت ہوتا ہے چاہے وہ واجب صدقہ یعنی زکاۃ ہو یا نفل۔

شیخ حسین عوايشہ اپنی تصنیف «السيرة والصفات الفقهية الميسرة» میں عنوان قائم کرتے ہیں: «عدم ذهاب السعة لجمع الأموال الباطنة ولا من الرجل تفرقة أمواله الباطنة بنفسه» ان عنوان کا اصل یہ ہے کہ ساعی (زکاۃ جمع کرنے والے) اموال باطنہ کی زکاۃ وصول کرنے کے لیے نہیں بایا جائے۔ ہر شخص خود اموال باطنہ کی زکاۃ تقسیم کرے گا۔ دلیل میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے: «لَا يَجُوزُ لِرَجُلٍ أَنْ يَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَاتَّخَذَهَا حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ بِمِثْنِهِ» اور وہ شخص بھی زیر سایہ (ش) اللہ نہ گا جس نے اتنے خفیہ انداز سے صدقہ دیا کہ اس کے پاس باتھ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ اس کا دایاں کیا خرچ کر رہا ہے۔ (صحیح البخاری: 1423)

صحیح البخاری کی ایک اور حدیث سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے: «تَصَدَّقُوا فَسَيَاتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْسِي الرُّجُلُ بِصَدَقَةٍ،

فَيَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتُ بِهَا بِالْأَنْبَسِ لَقَبِلْتُهَا مِنْكَ، فَأَمَّا الْيَوْمُ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهَا» «صدقہ کیا کرو، چنانچہ تم پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ آدمی اپنے (مال) کے صدقہ کو لے کر کسی کے پاس

جائے گا، وہ شخص اسے کہے گا: اگر تم اسے کل لے آتے تو میں تم سے اسے قبول کر لیتا، رہا آج تو مجھے اس کی حاجت نہیں۔“ (صحیح البخاری: 1424)

شیخ البانی رحمہ اللہ ”تمام المنة“ میں لکھتے ہیں: ”مجھے سنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملی کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو اموال باطنہ کی زکاۃ جمع کرنے کے لیے بھیجا ہو۔ اموال باطنہ عروض تجارت، سونا، چاندی اور رکاز (دھن) ہیں اور محدثین میں سے بھی کوئی ایسا محدث نہیں ملا جس نے اس کا تذکرہ تک کیا ہو۔ بلکہ حافظ ابن القیم رحمہ اللہ نے تو اس کی نفی کی تصریح کی ہے، بلکہ انہوں نے تو اموال ظاہرہ کے متعلق بھی عموم کی نفی کی ہے۔ وہ زاد المعاد میں لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ بادیہ کی طرف تو زکاۃ وصول کرنے والے

جناب مولانا مفتی عبدالولی خان

استدراک.....

زکاۃ کو اجتماعی طور پر جمع کرنا

اموال باطنہ کی زکاۃ بھی حکومت ہی وصول کرتی تھی اور کیا لوگوں کے لیے از خود اپنی کاۃ تقسیم کرنا جائز نہیں تھا؟ اس سلسلے میں امام بخاری رحمہ اللہ نے صحیح البخاری میں باب باندھا ہے: «باب الزكاة على الزوج والأيتام في الحجر» امام بخاری اس کے تحت زینب زوجہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث لائے ہیں۔ زینب رضی اللہ عنہا نے اللہ کے نبی ﷺ کی حدیث «تَصَدَّقْ وَلَوْ مِنْ حُلِيَّتِكَ» سنی اور یہ محترمہ اپنے خاوند عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور زیر پرورش یتیموں پر خرچ کرتی تھیں۔ انھوں نے اپنے خاوند عبداللہ سے کہا: «سَلْ رَسُولَ اللَّهِ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أَنْفِقَ عَلَيْكَ وَعَلَى آيَتَامٍ فِي حِجْرِي مِنَ الصَّدَقَةِ؟» ”رسول اللہ ﷺ سے پوچھ لیجیے کہ میرا آپ پر اور میرے زیر پرورش یتیموں پر خرچ کرنا صدقہ کی جگہ شمار ہوگا؟“

شیخ البانی رحمہ اللہ ”تمام المنة“ میں لکھتے ہیں: ”مجھے سنت میں کوئی ایسی دلیل نہیں ملی کہ نبی کریم ﷺ نے کسی کو اموال باطنہ کی زکاۃ جمع کرنے کے لیے بھیجا ہو۔ اموال باطنہ عروض تجارت، سونا، چاندی اور رکاز (دھن) ہیں اور محدثین میں سے بھی کوئی ایسا محدث نہیں ملا جس نے اس کا تذکرہ تک کیا ہو۔

عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا خود پوچھ لو، چنانچہ انہوں نے خود پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: «نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ: أَحَرُّ الْقَرَابَةِ وَأَجْرُ الصَّدَقَةِ» ”ہاں آپ کے لیے دو اجر ہیں: قرابت کا اجر اور صدقہ کا اجر۔“ (صحیح البخاری: 1466)

دوسری روایت میں ہے: «لِزَوْجِكَ وَلِذَلِكَ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتَ بِهِ عَلَيْهِمْ» ”تمہارا خاوند اور تمہاری اولاد تمہارے صدقہ کے سب سے زیادہ حق دار ہیں۔“ (صحیح البخاری: 1663)

قرآن مجید کی آیت: «إِنْ بُدِدُوا الصَّدَقَاتِ فَبِعَمَلٍ هَيَّيْ وَرِنْ تَخْفُوها وَتَوْتُوها الْفُقَرَاءُ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ» ”اگر تم صدقات علانیہ دو تو یہ اچھی بات ہے اور اگر اسے چھپا کر حاجت مندوں کو دو تو یہ تمہارے حق میں

ماہ جون 2015ء کے ماہنامہ محدث میں محترم جناب ڈاکٹر حافظ حس بدلی رحمہ اللہ کا زکاۃ سے متعلق مضمون ”زکاۃ کو اجتماعی طور پر جمع کرنا“ نظر سے گزرنا مضمون میں زکاۃ سے متعلق چند جدید و قدیم مسائل ذکر کئے گئے ہیں۔ انہی میں سے دو مسئلوں سے متعلق تبصرہ نے یہاں کچھ وضاحت پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے کلام سے ان کا یہ دعویٰ سہ سے آتا ہے کہ دور نبوی اور خلافت راشدہ میں اموال ظاہرہ اور اموال باطنہ دونوں کی زکاۃ سرکاری طور پر وصول کی جاتی تھی۔ ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں: ”دور نبوی اور خلافت راشدہ میں زکاۃ سرکاری سطح پر جمع کی جاتی اور اجتماعی طور پر صرف کی جاتی تھی۔ نبی کریم ﷺ کو قرآن مجید میں حکم دیا گیا کہ «خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِمْ بِهَا» ”آپ ان

کے مالوں سے زکاۃ وصول کریں جو ان کے مالوں کو پاک کر دے اور ان کا تزکیہ نفس کر دے۔“ یہی بنا ہے پھر سیدنا ابوبکر نے مانعین زکاۃ سے جہاد کیا جس کی سیدنا عمر اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے

تصدیق کی۔ دور نبوی اور خلافت راشدہ میں یہی نظام چلتا رہا، حتیٰ کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے آخری اور سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں اموال زکاۃ کی اس قدر بہتات ہو گئی کہ حکومت کے لیے ان کو تقسیم کرنا مشکل ہونے لگا۔ ان حالات میں دور عثمان میں صحابہ کرام نے یہ اجتہاد کیا کہ اموال ظاہرہ میں زکاۃ کی ادائیگی مسد حکمران کو کی جائے جبکہ اموال باطنہ میں زکاۃ کی تقسیم مسلمان خود کر لیا کریں۔ اموال ظاہرہ سے عوام الناس کے ظاہری اموال، مثلاً: دور قدیم میں کھیت، مویشی، کانیں وغیرہ اور اموال باطنہ سے مراد سونا چاندی اور کاروبار وغیرہ ہیں۔ (ص 6)

محدث ماہ جون 2015ء)

اب ہم صرف اس دعوے کا جائزہ لیتے ہیں کہ آیا

لئے ایسے اقدامات کریں جس کے نتیجے میں مستقل بہتری اور عوامی مسائل کے خاتمہ کی صورت پیدا ہو سکے کیوں کہ یہ اختیار اور اقتدار تو صرف حق تعالیٰ کی آزمائش ہے، یہ اقتدار آج ہے تو ضروری نہیں کہ اُس بھی ہو۔ اس لئے اگر آج اسلامی احکامات کے مطابق اسے آج کو اُٹھالیں تو حالات کی بہتری اور صورتحال کی غلبہ تبدیلی ممکن ہو سکتی ہے۔



استحکام پاکستان کا نفرنس رابطہ مہم

مولانا عبدالرحمن عظیمی کا نفرنس نے کہا ہے کہ موجودہ حالات میں تمام سیاسی، عسکری، قیادت کو چاہیے کہ وہ حالات کی نزاکت کو سمجھتے ہوئے اتحاد و اتفاق کا عملی مظاہرہ کریں۔ ان حالات کا اظہار انہوں نے کرشت روزمرگز االجذبٹ اسلام آباد میں استحکام پاکستان کا نفرنس پر 7 مئی 2016 کو منعقد ہو رہی ہے کی رابطہ مہم کے حوالے سے اہم اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ ان کے علاوہ اس میں چوہدری محمد یوسف سلفی، قاری ظہیر احمد ہزاروی، چوہدری محمود احمد، حافظ عابد رشید، سید آصف شاہ، راشد شیخ، ڈاکٹر محمد رفیق بھی، ایم این اے سلفی، چوہدری محمد سعید نون، چوہدری محمد رمضان، عبدالماجد دیگر شامل تھے۔ انہوں نے کہا کہ وطن عزیز آج اس کو جو صورت حال سے نکالنے کے لیے سہاہتہ ہے کہ ہم مختلف قوم، دین، اسلام پر عمل کرتے ہوئے اسی رنگ و بون میں اس کے مطابق بسر کریں کیونکہ اکابرین تحریک پاکستان کا قیام عظیم محمد علی جناح کی قیادت میں اسلام کے لیے کرب کا حصول کیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ اس کا نفرنس کا موضوع استحکام پاکستان کے لیے الجذبٹ کا کردار ہوگا، جس میں جید علماء کرام خطاب کریں گے۔

غائب: ایم این اے سلفی، میڈیا سیل اسلام آباد

درخواست دعائے صحت

اہل حدیث بھٹو فرس ساہیول کے سرگرم کارکن محمد عباس عمر، شیر خاں 134/9L جناح روڈ لاہور میں رنگ و روغن کا کام کرتے ہوئے سینچھی سے گر کر شدید زخمی ہو گئے ہیں۔ بڑی کے آپریشن کے بعد اب گھر پر صاحب خاں ہیں قارئین کرام سے خصوصی دعائے صحت کی اپیل ہے۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت AYF ضلع ساہیول

ضرورت ہے

مسجد المبارک اہل حدیث ریلوے روڈ لاہور کے لیے امام کی ضرورت ہے۔ خواہشمند جلد رابطہ کریں۔

رابطہ: حافظ محمد اسلم شاہد رومی 0333-4202019

بقیہ تحفظ نسواں مل

بہر حال مل کے یہ چند منادی نکات ایسے ہیں جن کی رو سے یہ واضح ہے کہ مسلمان اہل الف سے لے کر تک قرآنی احکام و نصوص شریعت کے یکسر خلاف ہے۔ اس کے بعد اس کی ایک نیک شق پر بحث یکسر غیر ضروری ہے۔ تاہم اگر ضروری ہو تو اس کی لغویہ کو متق وا بھی واضح کر دیا جائے کہ ان شاء اللہ و توفیقہ!

﴿وَلَنْ نُّعْذِبَكَ عَنْهُمُ فَنَتَّكُمُ سَيِّئًا وَلَوْ كُنْتَ﴾ (الانفال: ۱۹)

بقیہ اسلامی طرز و حکمرانی

کہ آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟ جواب دیا: اپنی اولاد کو کہاں سے کھلاؤں؟ پھر مہاجرین میں سے ایک عام آدمی کی آمدنی کا معیار سامنے رکھ کر ان کا وظیفہ مقرر کر دیا گیا جو کہ چار ہزار درہم سالانہ تھا، مگر جب وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے وصیت کی کہ میرے ترکہ میں سے آٹھ ہزار درہم بیت المال کو واپس کر دیئے جائیں، یہ مال جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ ”اللہ ان پر رحمت فرمائے“ انہوں نے اپنے بعد میں آنے والوں کو مشکل میں ڈال دیا۔“

سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے اپنی تحفہ کا وہی معیار رکھا جو سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی خواہوں کا تھا۔ آدھی آدھی بیڑیوں تک اسچانہ بد پہننے اور وہ بھی اکثر بیوند لگا ہوتا۔ ایک مرتبہ جائزے کے موسم میں ایک صاحب آپ سے ملنے گئے تو دیکھا کہ ایک بوسیدہ چادر پہنے بیٹھے ہیں اور سردی سے کانپ رہے ہیں۔ (ابن کثیر۔ ج ۸ ص ۳)

سبحان اللہ! یہ تھے ہمارے حکمران جو نیک تھے اور ان پر رب کا خوف ہر وقت طاری رہتا تھا، لیکن ہمارے آج کے حکمران یہ بات سوچنا بھی گوارا نہیں کرتے کہ ان سے ان کی رعایا کے بارے میں سوال کیا جائے گا اور ان کو جواب دہ ہونا پڑے گا۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہمیں نیک حکمران نصیب فرمائے جو اسلامی قوانین کو نافذ کریں اور ان کی پاسداری کریں۔

موجودہ حالات کے پیش نظر ہمارے حکمرانوں کو چاہیے کہ بطور ایک اسلامی ماست کے ظن خدا کی بھلائی کے

بیچتے تھے جبکہ شہروں اور دیہاتوں کی طرف نہیں بھیجتے تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر طرف سے ملے، عاقلین زکاۃ کو اموال ظاہرہ کے بالکلوں کی طرف بھیجتے تھے، یعنی اصحاب موسیٰ، اصحاب فصل اور پھل والوں کی طرف۔

ابو عبیدہ کہتے ہیں: اموال باطنہ کے بارے میں طریقہ یہ ہے کہ ان میں خود لوگوں پر اعتماد کیا جائے۔ اسی طرح خلفائے ثلاثہ سے بھی مجھے ایسی کوئی بات نہیں ملی بلکہ اس کے برعکس ابو عبیدہ (1805) اور بیہقی (1144) نے ابو سعید خدری سے روایت کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں عمر بن الخطابؓ کے پاس دو سو درہم لے کر آیا اور کہا کہ یہ مال کی زکاۃ ہے۔ انہوں نے فرمایا: نہیں۔ جاؤ اور خود تقسیم کرو۔ اس کی سند جید ہے۔

امام بیہقی نے اس پر باب باندھا ہے: ”باب الرہتل یتولی تقریب زکاۃ مالہ الباطنۃ بنفسہ“ ”آدمی اپنے اموال باطنہ کی زکاۃ خود تقسیم کرے گا اور جو عثمان غنیؓ کے بارے میں نقل کیا گیا ہے تو اس کی تو مجھے کوئی اصل کتب حدیث و آثار میں نہیں ملی اور میرے علم کے مطابق کسی امام حدیث نے اسے نقل نہیں کیا۔ ہاں بعض نے بعض کتب فقہ وغیرہ سے نقل کیا ہے جس میں ثبوت اور تحقیق کا ثبوت نہیں رکھا جاتا۔ (تمام المسئ، ص: 383-384)

شیخ الاسلام ابن قیمؒ کی اس تفصیل سے یہ دعویٰ غلط ثابت ہوا کہ شہرہ کرم نے اجتہاد کر کے اموال ظاہرہ اور باطنہ میں تفریق بندی کی۔

محترم ڈاکٹر مدنی صاحب کے مضمون اور دعوے کی بنیاد سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف منسوب یہ غیر ثابت فقہائے نامعلوم کا قول تھا اور جب ثابت ہوا کہ یہ ایک غیر ثابت اثر ہے تو اس پر قائم عمارت بھی قائم نہیں رہی، لہذا اموال باطنہ میں رکناہ ادا کرنے کا طریقہ وہی جاری رہتا چاہیے جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلفائے راشدین اور بعد کے ادوار میں رہا ہے۔ چنانچہ اس طرح کی کمیٹیوں کے بنانے سے اپنے قربات داروں سے زکاۃ کے ذریعے حسن سلوک کا دروازہ ہی بند ہو جائے گا اور اس مالی زکاۃ کو از خود اقتدار بے کو دیئے میں جو دو گنا اجر ہے، اس سے بھی انسان محروم رہ جائے گا۔



بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس..... فیصل آباد

تیاری کا مقام کیا تھا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث سنی و ضلع فیصل آباد چھٹی ڈویژنل ”بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس“ کی میزبان تھی۔ اکثر انتظامی و مالی اخراجات مقامی جمعیت نے ہی برداشت کئے۔ خوبصورت جنگلات پینڈال، پانچ ہزار سے زائد کرسیاں، چاروں طرف لگے لہراتے مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کے پرچموں کی بہار، خوبصورت جملوں اور جماعتی سلوگنز سے سجے بیڑے نے سماں باندھا ہوا تھا۔ ادھر سنی کی رونق بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی، اگرچہ سنی کچھ اونچا تھا اور سامعین اور سنیج کے درمیان کچھ دوری بھی تھی مگر فکری و نظریاتی قرب نے اس دوری کے تصور کو بہت دور پھینک دیا تھا۔

نماز عصر کے بعد سے ہی ٹیلیفونک رابطوں کے ذریعے یہ اطلاعات ملنے لگی تھیں کہ مختلف علاقوں سے قافلے چل پڑے ہیں، نماز مغرب کے بعد قافلوں کی پینڈال میں آمد شروع ہوئی تو دیکھتے ہی دیکھتے پینڈال تنگی داماں کا شکوہ کرنے لگا۔

صدر کانفرنس پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، ناظم اعلیٰ پنجاب مولانا میاں محمود عباس اور سرپرست اعلیٰ پنجاب و قائم مقام ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنی اپنی نشستیں سنبھالیں، تو ان کے ساتھ جناب رانا شفیق خان سپردی، پروفیسر ڈاکٹر عبدالغفور راشد، شیخ علی محمد ابو تراب، شیخ مولانا محمد یوسف انور، مولانا حافظ عبدالرحمان آزاد، مولانا بہادر علی سیف، مولانا سید شتیق الرحمان شاہ، مولانا محمد اسحاق اذکار ڈوی، علامہ باہر فاروق رحیمی، صدر اہل حدیث یوتھ فورس حافظ ڈاکٹر الرحمان صدیقی، جنرل سیکریٹری مولانا حافظ فیصل افضل شیخ، شیخ ارشاد الحق اثری، مولانا حافظ عبدالعلیم یزدانی، شیخ محمد طیب معاذ، علامہ عبدالصمد معاذ، چوہدری محمد یونس ظفر۔ مولانا محمد دین ندیم، قاری عبداللطیف فیصل آباد، قاری محمد یعقوب فیصل آبادی، مولانا مفتی کفایت اللہ شاکر، مولانا ڈاکٹر طارق عباس چوہدری، مولانا قاضی ریاض قدیر، مولانا مفتی محمد اسلم، محمد اسلم چیمہ اور دیگر میسجیو علمائے کرام رونق السنیج بن چکے تھے۔

ڈاکٹر محمد عارف شہزاد نے کانفرنس کا آغاز کیا۔ قاری نوید الحسن لکھوی حفظہ اللہ نے تلاوت کی سعادت پائی جبکہ ابو ہریرہ سلفی اور قاری بشیر احمد عزیزی نے نعت و ترانہ پڑھ کر دلوں کو گرمایا۔

مولانا عبد الواحد دانش اور مولانا عبدالعزیز راشد نے ابتدائی تقاریر فرمائیں۔ مولانا عبدالرشید حمادی جو ناظم کانفرنس بھی تھے اب ناظم السنیج بھی ہوئے اور انہوں نے مولانا قاری خالد مجاہد کی تقریر سے کانفرنس کا باقاعدہ آغاز کروایا مقررین نے جہاں مسلک اہل حدیث کی حقانیت کا اعلان کیا وہاں اہل حدیث کی دعوت، موجودہ مملکت و عالمی صورتحال میں عالم اسلام کو درپیش مسائل کا بھی ذکر کیا، ان کا حل بتایا، حکومت پنجاب کی طرف سے

مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کا کاروان بیداری ملت ساہیوال، سرگودھا، بہاولنگر، خانیوال اور گوجرانوالہ سے ہوتا ہوا 09 اپریل 2016ء بروز ہفتہ فیصل آباد میں وارد ہوا۔ اقبال پارک دھوبی گھاٹ کی گراؤنڈ فیصل آباد کے بڑے گراؤنڈز میں سے ایک ہے، جب اس گراؤنڈ میں ”بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس“ کا اعلان کیا گیا تھا تو بہت سے بزرگوں نے ناصحانہ انداز میں اور کچھ احساس کمتری کا شکار نوجوانوں نے اپنی کمزور قوت ارادی کی بناء پر پریشان کن جذبات کا اظہار کرتے ہوئے شکں آلود جبینوں کے ساتھ کہا تھا کہ اتنا بڑا میدان بھرنے کی کیا اب ہم میں صلاحیت ہے؟ مگر آفرین ہے سرپرست اعلیٰ پنجاب مولانا محمد نعیم بٹ، امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبدالستار حامد، اور ناظم اعلیٰ پنجاب میاں محمود عباس پر کہ انہوں نے عزم کیا اور اس کانفرنس کا میاب بنانے کیلئے کارکنان جمعیت میں ایک ولولہ اور جوش پیدا کر دیا۔ ڈویژنل کے ہر ضلع میں مقامی جماعتوں کے ذمہ داران اور عمدے داران سے ملاقاتیں الگ اور بزرگ اور کبار علماء سے مشاورتیں الگ، خصوصاً ضلع اوڑی فیصل آباد میں تو اتنے اجلاس اور مشاورتی میٹنگز منعقد ہوئیں کہ بعض کہنے والوں نے کہہ دیا کہ ”ایسے سر پھرے لوگ ہی جماعت کا اثاثہ ہیں، جو نہ دن دیکھتے ہیں اور نہ رات، نہ ملازمت کی پروا کی نگہ باری بس ایک جنون تھا، ایک ولولہ تھا، ایک عزم تھا کہ دھوبی گھاٹ کو وہابیوں سے بھرنے ہے“، امیر و ناظم اعلیٰ پنجاب اکثر کہتے ہیں کہ ”ہم نہ خود چین سے بیٹھیں گے نہ بیٹھنے دیں گے“ اور پنجاب کی قیادت نے یہ کر دکھایا۔ ہر ضلع میں پہنچے، ضلع کی ہر تحصیل میں تشریف لے گئے، ہر کارکن کے دروازے پر دستک دی، ہر شہر اور ہر گاؤں میں بیداری ملت کا نقارہ بجایا، اور اس ساری محنت کا نتیجہ 09 اپریل کی شام کو جب نظر آیا تو ساری تھکاوٹیں دور ہو گئیں، خوشی کے شادیانے دل میں بجے تو آنکھیں جھلما گئیں کہ رب کے حضور تشکر کے لئے ایک انسان کے بس میں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے۔

اگر ہم کانفرنس کی تحریک کے آغاز سے انتہا تک ساری روداد لکھتے بیٹھیں تو شاید سینکڑوں صفحات بھر کر بھی اس کانفرنس کیلئے کی گئی جدوجہد کی کہانی مکمل نہ ہو سکے، کہ اس میں نہ صرف قائدین پنجاب کے کثیر دورہ جات کا ذکر ہوگا بلکہ تمام اضلاع و شہروں سمیت تحصیل سطح کی مقامی مرکزی جمعیت اہل حدیث اور اہل حدیث یوتھ فورس کی قیادتوں، کارکنان کے جوش و خروش اور ان کی جہود جلیلہ و مساعی جلیلہ کا تذکرہ ہوگا اور یہ داستان اتنی طویل ہو جائے گی کہ ایک پوری کتاب مرتب ہو سکتی ہے۔ اس لئے ہم اپنی اس رپورٹ کو خالص 09 اپریل تک فوکس رکھتے ہیں، صاحبان نظر جان لیں گے کہ اس کانفرنس کے لئے محنت اور

منظور کئے جانے والے کالے قانون تحفظ نسوان ایکٹ پر حکومت کی خوب خبر لی وہاں کاروان بیداری ملت پر صوبائی قیادت کو زبردست الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ یہودیت اور عیسائیت کے ہاتھوں تباہ حال انسانیت کو حضور نبی کریم ﷺ نے آکر شعور سے آشنا کروایا، انہیں ان کا مقام یاد دلایا گویا سوئے ہوؤں کو بیدار فرمایا، یہ تحریک آج کی نہیں بلکہ 14 سو سال پہلے کی ہے اور ہم اہل حدیث ہی اس بات سے سب سے زیادہ ذمہ دار ہیں کہ قوم کو بیدار کرتے رہیں، شرک و بدعات کے خلاف، رسوم و رواج کے خلاف، اللہ کی توحید کیلئے اور نبی ﷺ کی عظمت کے جھنڈوں کو لہرانے کے لئے۔

قاری خالد مجاہد صاحب نے فکر آخرت پر خوب خطاب کیا جبکہ مولانا سید شتیق الرحمان شاہ (امیر ضلع راولپنڈی، نائب ناظم مرکزی پنجاب) نے مسلک اہل حدیث کا تعارف اور مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات پر تفصیلی روشنی ڈالی، پیغام نبی وی اور سنت روزہ اہل حدیث کی توسیع اشاعت پر زور دیا۔ اہل حدیث یوتھ فورس کے صدر حافظ ڈاکٹر الرحمان صدیقی نے فکر اہل حدیث کی آبیاری کے لئے نوجوانوں کے کردار کا تذکرہ کیا، اسلام کے نفاذ کی جدوجہد میں قائدین مرکزیہ کے ساتھ وفاداری کے عہد کی AYF کی طرف سے تجدید کی اور نفاذ اسلام کیلئے بیداری کی ضرورت پر زور دیا۔

بقیۃ السلف مولانا محمد یوسف انور نے مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تاریخ اور اکابرین اہل حدیث کی خدمات پر روشنی ڈالی، پروفیسر حافظ عبدالرزاق ساجد نے اپنے خطاب میں کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کی دعوت اتحاد کی دعوت ہے، ہم قرآن و سنت کی بنیاد پر سارے مکاتب فکر کو متحد کرنا چاہتے ہیں، بین الاقوامی حالات کے تناظر میں مسلمانوں کے اتحاد کی ضرورت و اہمیت پر بات کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا کہ دشمن اسلام کو صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتا ہے، وہ ہمیں فرقہ وارانہ لڑائیوں میں الجھا کر اپنے مفادات اور ایجنڈا کی تکمیل چاہتا ہے، مگر ہم دنیا کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث کا ایک ایک بچہ اسلام کی خاطر کٹ مرنے کو تیار ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے نائب امیر اور اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن شیخ مولانا علی محمد ابو تراب نے سعودی عرب اور عالم اسلام کے حالات کے تناظر میں اپنے خطاب میں سعودی عرب کے خلاف اٹھائی جانے والی ایک پراپیگنڈے کی لہر کے حوالے سے جماعت کا موقف بیان کرتے ہوئے کہا کہ ہم سعودی عرب کو پاکستان کا ایک غلط اور بے لوث وفادار دوست سمجھتے ہیں، سعودی عرب سر زمین حجاز ہے، سعودی حکومت کی آڑ میں حرمین پر قبضے کی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیں گے، آپ نے بھی تمام اہل حدیث کو جماعت کے پلیٹ فارم پر اکٹھا ہونے کی دعوت دی تاکہ جماعت کے پلیٹ فارم پر دین اسلام کے نفاذ کی تحریک کو مضبوط کیا جاسکے۔

ناظم اعلیٰ پنجاب الحاج میاں محمود عباس نے اپنی مخصوص گھن گرج میں قیام و استحکام پاکستان، ختم نبوت اور نفاذ اسلام کی تحریکات میں مرکزی جمعیت اہل حدیث کی خدمات، قائدین

دوانیاں اور ایرانی سرگرمیاں پاکستان کی سلامتی کے لئے خطرہ ہیں، پاکستان میں فساد برپا کرنا بیرونی قوتوں کا ایجنڈا ہے، ان خطرات کا سد باب صرف اور صرف نظام اسلام میں ہے۔ قادیانیوں جیسے اندرونی دشمنوں پر بھی نگاہ رکھنی ہوگی، پاکستان اور اسلام ہماری سیاسی جدوجہد کے دو مرکز ہیں ہم اقتدار کی نہیں اقتدار کی سیاست کرتے ہیں۔ اسلامی اقتدار کا تحفظ ہمارا مشن اور ایجنڈا ہے۔“

مولانا قاری عبدالحفیظ فیصل آبادی نے اپنے خطاب میں اہلحدیث قوم کو بیدار رہنے کی تلقین فرمائی اور کہا کہ دشمن کی سازشوں کا توڑ بھی تمہارے پاس ہے اور اس کا جذبہ بھی صرف اہلحدیث کے پاس ہے، شرک و بدعات کے خاتمے اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے احیاء و فروغ میں ہر اہلحدیث کو کردار ادا کرنا چاہیے۔ مولانا قاری محمد حنیف ربانی (امیر ضلع گوجرانوالہ) نے اپنے خطاب میں ہر اہلحدیث کو قرآن و سنت کی دعوت لیکر ہر شخص تک پہنچنے کی تلقین کی اور کہا کہ قرآن و حدیث ہی ہمارا مسلک ہے اور یہی اسلام ہے ہم دنیا بھر میں ہر شخص تک اسلام کی دعوت پہنچانے کے ذمہ دار ہیں، ہر اہلحدیث کو اس سلسلے میں اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔ سب سے آخر میں مولانا محمد یوسف پسروری (نائب ناظم اعلیٰ پنجاب) نے اپنے خطاب میں بیداری ملت کانفرنس کی کامیابی پر قائدین پنجاب کو مبارک باد دیتے ہوئے شرکائے کانفرنس سے کہا کہ اس کانفرنس کا پیغام ہر گھر میں پہنچا دیں کہ مرکزی جمعیت اہلحدیث کے کارکنان اپنی ذمہ داریوں سے غافل نہیں، پاکستان ہمارے اسلاف نے بنایا تھا اور ہم ان کی روحانی اولاد ہیں۔ (ان شاء اللہ) پاکستان کو مستحکم کرنے میں اپنا کردار ادا کرنے سے غافل نہیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جنیلین اور جھٹکریاں ہمارے راستے کی دیوار نہیں بلکہ یہ ہمارا زیور اور ہمارے لئے سرال کی طرح ہیں۔

کانفرنس میں مختلف ایٹوز پر قرار دادیں بھی منظور کی گئیں، جن میں سودی سسٹم کے خاتمے، میڈیا چینلز پر بے حیائی اور عربیائی پر مبنی اشتہارات کیخلاف، قیام پاکستان میں اکابرین اہلحدیث کی شے خدمات، دینی مدارس کے خلاف بعض حکومتی اداروں کی ریشہ دوانیاں، نصاب و نظام تعلیم کو اسلامی تعلیمات سے ہم آہنگ کرنے، پیپلز پارٹی کے چیمبر مین بلاول بھٹو زرداری کی جانب سے غیر مسلموں کو صدر پاکستان جیسے منصب پر لانے کی خواہش کی مذمت، تحفظ خواتین بل کو مسترد کرنے، پاکستان کی نظریاتی اساس کو ختم کرنے اور اسے ایک لبرل اور سیکولر ملک بنانے کی کوششوں کی مذمت، قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی ارتدادی سرگرمیوں کی مذمت، علماء اہلحدیث کی گرفتاریوں کے خلاف اور مرکزی و صوبائی قائدین جمعیت کی خدمات کو خراج تحسین کی قرار دادیں بھی پیش کی گئیں۔

از: محمد ابرار ظہیر (صوبائی سیکرٹری اطلاعات)

”اسلام اور اہلحدیث ایک ہی چیز کے دو نام یا ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں۔ یہی راستہ عزت اور وقار کا راستہ ہے، اسلام جیسی عظیم نعمت پر ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے اور اس شکرانے کا طریقہ یہ ہے کہ ہم اس مسلک (اسلام) پر عمل بھی کریں اور اس کی اشاعت میں بھی حصہ لیں۔ تمام محدثین پہلے خود عامل اہلحدیث تھے پھر لوگوں کو وعظ و تلقین کرتے تھے، ایک اہلحدیث ہونے کے ناطے ہماری بھی ذمہ داری ہے کہ ہم خود بھی پختہ عامل اہلحدیث بنیں اور لوگوں کو بھی دعوت دیں۔ نماز کی سستی ترک کر دیں، کیونکہ جو نماز نہیں پڑھتا اس کا مسلک اہلحدیث سے کوئی تعلق نہیں، صداقت و امانت ہمارا شعار ہونا چاہیے، برائی سے بچتے رہنا چاہیے اور اپنے اور اپنی اولاد کے عقیدے کے بارے میں ہمیشہ فکر مند رہنا چاہئے۔“ امیر محترم نے جماعتی خدمات کا تفصیلی ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ”نفاذ اسلام کی جدوجہد ہم سب پر فرض ہے اور جس طرح نماز یا جماعت کی ادائیگی فرض ہے اسی طرح نفاذ اسلام کی جدوجہد بھی یا جماعت فرض ہے، اپنی جماعت کو مضبوط کیجئے، ہماری سیاسی یا تبلیغی سرگرمیاں صرف اور صرف اسلام کے نفاذ کیلئے ہیں، ہم پاکستان کو اسلام کا مرکز بنانا چاہتے ہیں، پیغام نبی وی کے ذریعے بھی جہالت زدہ قوم کو ہم علم قرآن و حدیث کی روشنی دے رہے ہیں، یہ ہمارے اسلاف کی محنتوں کا نتیجہ ہے، ہمیں اپنے اسلاف کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اگر محنت نہ کرتے تو شاید ہم آج بھی اسی طرح کھڑے کھڑے رہتے۔“ امیر محترم نے حکومت پنجاب کی طرف سے منظور کردہ تحفظ نسوان قانون پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ”ہمیں اپنے دین اور عقیدے سے زیادہ کوئی چیز پیاری نہیں، اسلام کے نام پر بنے ہوئے ملک میں غیر اسلامی قانون سازی کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ مرکزی جمعیت اہل حدیث کے کارکنان ہوں گے۔ اسلام کے مقابلے میں کسی وزارت، اقتدار یا اسمبلی کی رکنیت کی کوئی حیثیت نہیں، تحفظ خواتین کی آڑ میں غیر اسلامی قانون سازی کی گئی تو کوئی بھی انتہائی اقدام اٹھانے سے گریز نہیں کریں گے۔“ انہوں نے مزید فرمایا: ”ہم پنجاب اسمبلی کا تحفظ نسوان بل سیکرٹری دکر تے ہیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے اپنی غلطی کو مانا ہے اور علماء اور حکومتی ارکان کی مشترکہ کمیٹی جس کی سربراہی مجھے سونپی گئی بہت جلد اس قانون کی اصلاح کی تجاویز پیش کرے گی اور ہم یہ واضح کر دینا چاہتے ہیں کہ اگر ہماری تجاویز کو کوئی اہمیت نہ دی گئی تو حکمران یہ بات ذہن میں رکھیں کہ ایک اہل حدیث کے لئے اسلام سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں، ہم کوئی بھی انتہائی اقدام وزارت کی کوئی اہمیت نہیں۔ علامہ ساجد میر نے کہا کہ تحفظ ختم نبوت، پاکستان کی اسلامی نظریاتی شناخت کے تحفظ کے لئے ہر دم میدان عمل میں ہیں، روشن خیالی کے نام پر اسلامی شعائر کا مذاق اڑانا کسی صورت برداشت نہیں۔ انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ وہ نوجوان قرآنی تعلیمات کے فروغ کے لئے کردار ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ اس وقت پاکستان اندرونی و بیرونی خطرات سے دو چار ہے، بھارتی سازشیں، امریکی ریشہ

جماعت کی حسرت اور دینی مدارس و مساجد کے قیام میں مرکزی جمعیت اہلحدیث کی نمایاں خدمات کا تذکرہ کیا اور بیداری ملت اہلحدیث کانفرنس کی کامیابی پر ڈویژن بھر کے ذمہ داران اور شرکائے کانفرنس کا شکریہ ادا کیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ بیداری ملت کی یہ تحریک صرف اس کانفرنس تک محدود نہیں رہے گی بلکہ ہم مسلسل قوم کو بیدار رکھنے کی جدوجہد کرتے رہیں گے۔ انہوں نے اپنے خطاب میں اہلحدیث قوم کو بیدار رہنے کی تلقین فرمائی اور کہا کہ دشمن کی سازشوں کا توڑ بھی تمہارے پاس ہے اور اس کا جذبہ بھی صرف اہلحدیث کے پاس ہے، شرک و بدعات کے خاتمے اور قرآن و سنت کی تعلیمات کے احیاء و فروغ میں ہر اہلحدیث کو کردار ادا کرنا چاہئے۔ ناظم اعلیٰ پنجاب مولانا میاں محمود عباس نے انتہائی مختصر وقت میں مرکزی پنجاب کی پوری ٹیم کی طرف سے کانفرنس کی کامیابی کیلئے کردار ادا کرنے پر ڈویژن بھر کے تمام جماعتی عہدے داران و ذمہ داران اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ جن احباب جماعت نے کانفرنس کو کامیاب بنانے میں اپنا کردار ادا کیا ہے ہم غنیمت ایک خوبصورت تقریب میں انہیں اعزاز سے نوازیں گے۔

سینئر نائب امیر سیٹل فیصل آباد صاحبزادہ علامہ عبد الصمد معاذ نے کلمات تشکر کہتے ہوئے سنی و ضلعی جمعیت کی طرف سے کانفرنس کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کرنے پر تمام اضلاع و شہروں کے ذمہ داران کا شکریہ ادا کیا، نیز صوبائی جمعیت کے قائدین کی خدمت میں ہدیہ تحریک پیش کرتے ہوئے کہا کہ کانفرنس کے انتظامات میں کہیں جھول رہ گیا ہو تو اس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں، بیداری ملت کی تحریک میں آپ ہمیں ہر قدم پر اپنے شانہ بشانہ پائیں گے۔

وقت کی قلت کے پیش نظر امیر پنجاب پروفیسر حافظ عبد الستار حامد اور سینئر نائب ناظم اعلیٰ پنجاب مولانا محمد نعیم بٹ نے اپنے خطابات کا وقت مہمان مقررین کو دے دیا۔

امیر محترم قائد اہلحدیث علامہ پروفیسر ساجد میر حفظہ اللہ نے بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس سے جو بلا جواب خطاب فرمایا اس نے بہت سے اعتراض کرنے والوں کے منہ بند کر دیئے۔ امیر محترم نے بیداری ملت اہل حدیث کانفرنس کی کامیابی پر جہاں فیصل آباد ڈویژن کے تمام ذمہ داران کو مبارک دی وہاں آپ نے خصوصی طور پر مرکزی جمعیت اہل حدیث پنجاب کی قیادت کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ”بیدار مغز قیادت نے موجودہ ملکی و عالمی حالات کے تناظر میں قوم کو بیدار کرنے کا جو بیڑا اٹھایا ہے یہ وقت کی آواز ہے، میں صوبائی قیادت مولانا محمد نعیم بٹ، پروفیسر حافظ عبد الستار حامد، مولانا میاں محمود عباس اور ان کے رفقاء کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے جماعت کو متحرک اور فعال کرنے کا جو بیڑا اٹھا رکھا ہے اس میں وہ کامیاب جا رہے ہیں، ان کی کوششوں سے جماعت مزید مضبوط ہوگی، میں اس بوجھ بٹانے پر اپنے دوستوں اور رفقاء کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔“ امیر محترم نے مسلک اہلحدیث کی عظمت، اس کی شان اور مقام، اہلحدیث اور اسلام کا باہمی تعلق بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ

اخبار الجماعۃ

خواصرہ میں اہل حدیث کی پہلی مسجد

❦ یہ گاؤں گوجرانوالہ سے سات کیلومیٹر کے فاصلہ پر شیخوپورہ روڈ کے اوپر مغرب کی طرف قلعہ میاں سنگھ روڈ پر ڈیڑھ کیلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ یہاں صرف دیوبندی بریلوی اور اہل حدیث مسلک کے افراد آباد ہیں۔ یہاں دو مسجدیں ایک دیوبندی اور دوسری بریلوی حضرات کی ہے۔ اہل حدیث کے تقریباً ساٹھ خاندان آباد ہیں مگر ان کی کوئی مسجد نہ تھی وہ انہی کی مساجد میں نماز جمعہ اور عیدین پڑھتے تھے۔ جنازے اور نکاح بھی دوسرے مسالک کے علماء پڑھاتے تھے۔ غالباً 14 یا 15 نومبر 2014ء کو ایک اہل حدیث خاتون رشیدہ بی بی زوجہ حاجی محمد اکبر قریشی وفات پا گئیں اس کے رشتہ دار بھی اہل حدیث تھے انہوں نے کہا کہ جنازہ سنت کے مطابق اہل حدیث عالم سے پڑھوانا ہے۔ چنانچہ جنازہ حافظ سیف اللہ (ساہوکی) نے پڑھایا مگر گاؤں کے سابق امام (دیوبندی) قاری مصطفیٰ نماز جنازہ میں شریک نہ ہوئے کہ میری اہل حدیث کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔ پھر گاؤں کے موجودہ دیوبندی خطیب مولانا غلیل احمد نے ایک پمفلٹ شائع کر کے تقسیم کیا جس میں لکھا کہ اہل حدیث کی نماز جنازہ کی ترتیب کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس پمفلٹ کے جواب میں تاخیر پر خواصرہ کے اہل حدیث پریشان رہے اتفاق سے یہ بات علماء کی مجلس میں مولانا عبدالوارث ظہیر خطیب مرانی والے نے پیش کی تو اس کا جواب لکھنے کے لیے اقام الحروف کی ڈیوٹی لگائی۔ چنانچہ میں نے اس پمفلٹ کا جواب 16 صفحات میں لکھا اور اسے ادارہ افکار المحدثین کی طرف سے مسنون نماز جنازہ (اہل حدیث کی نماز جنازہ پر غیر اہل حدیث کے اعتراضات کے مدلل جوابات) کے عنوان سے شائع کر دیا۔ جس کا جواب احناف کی طرف سے نہیں آیا۔ مجھے خواصرہ جانے کا اتفاق ہوا اور اپنے ایک اہل حدیث بھائی محمد صدیق سے ملاقات مقصود تھی۔ یہ پمفلٹ بھی میرے پاس تھا مگر حافظ غلیل احمد دیوبندی نڈل سکے۔ چنانچہ میں نے وہ پمفلٹ محمد صدیق کو دے دیا۔ انہوں نے اسے اپنے اہل حدیث بھائیوں کو دکھلایا اس پر بھی احباب بہت خوش ہوئے۔ چنانچہ میں اہل حدیث احباب کے مشورہ سے ایک متمول شخصیت حاجی محمد اشرف ٹوٹیا نوالہ سے ملاقات کرنا چاہتا تھا مگر وہ نڈل سکے۔ لیکن میری عدم موجودگی میں

میرے احباب نے میرا پیغام ان تک پہنچا دیا کہ یہاں اہل حدیث کی مسجد ضرور تعمیر کرنی چاہیے تاکہ ہمارے بچے اپنے عالم دین سے صحیح دین سیکھ سکیں اور اپنا مستقبل سنوار سکیں۔ چنانچہ حاجی محمد اشرف نے اپنی زمین سے مسجد کے لیے آٹھ مرلے جگہ دے دی اور 15 مارچ 2015ء کو حاجی صاحب نے خود مسجد کا سنگ بنیاد رکھا اور مسجد کا نام مسجد قباء اہل حدیث رکھا، محمد اللہ ساڑھے نو لاکھ روپے میں مسجد مکمل ہو گئی۔ یہ اخراجات حاجی محمد اشرف، جناب عید اللہ (ساہوکی) اور دوسرے احباب نے برداشت کیے۔ مسجد میں درس و تدریس، نمازوں اور جمعہ پڑھانے کے لیے دو قاری صاحبان کی خدمات حاصل کر لی گئی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور مسجد کو تابدار کتاب و سنت کی تعلیمات کا سرچشمہ بنائے رکھے۔ آمین!

(مولانا) محمد صفدر عثمانی جامع مسجد عرفات اہل حدیث اندرون اعوان چوک نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

شعبہ تبلیغ کا اہم اجلاس

❦ شعبہ تبلیغ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کا اہم اجلاس حافظ عبدالباسط شیخ پوری ناظم شعبہ تبلیغ کی زیر صدارت مرکز اہل حدیث 106 راوی روڈ میں منعقد ہوا۔ اجلاس کا آغاز قاری احمد حسن ساجد کی تلاوت قرآن مجید سے ہوا حافظ عثمان شاکر معاون ناظم تبلیغ نے مہمانوں کی آمد کا شکریہ اور اجلاس کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے معزز ارکان سے گزارش کی کہ شعبہ تبلیغ کو فعال و متحرک بنانے کے لیے تجاویز دیں جس پر جناب قاری یحییٰ بلوچ نے کہا کہ علمائے کرام جلسہ یا دروس کا ناظم دیتے وقت جماعتی نظم و نسق کا خیال رکھیں اور غیر جماعتی پروگراموں میں شریک ہونے سے گریز کریں۔ مولانا منزل صدیقی آف کراچی نے کہا کہ شعبہ تبلیغ کو منظم و مربوط کیا جائے اور متحرک افراد کو مقرر کیا جائے تاکہ وہ اس شعبے کی ترقی و استحکام کا باعث بن سکیں۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث میں اپنی شمولیت کا تذکرہ کیا اور کہا کہ مجھے خوشی ہے کہ دفتر میں مجھے اپنوں جیسا ماحول ملا اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم اور ان کے رفقاء کی طرف سے جو عزت افزائی ملی اس سے مجھے نیا دلولہ اور حوصلہ ملا جو میرے لیے باعث فخر ہے۔ مولانا عبید الرحمن عبید مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری، حافظ محمد یوسف و دیگر نے شعبہ تبلیغ کی افادیت و اہمیت بیان کی، صدر مجلس حافظ عبدالباسط شیخ پوری نے اپنے

صدارتی خطاب میں کہا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو فضول نہیں بلکہ ایک ذمہ دار کی حیثیت سے پیدا کیا ہے اور علمائے کرام کو تو اللہ تعالیٰ نے اپنے دین حنیف کی اشاعت کے لیے پند فرمایا اور نبی کریم ﷺ نے ان کو انبیاء کا وارث قرار دیا اور ارشاد کیا کہ وارث استعمال کرنے والے ہی انبیاء کے ساتھ ہوں گے۔ اسی طرح قرآن و حدیث میں جماعتی زندگی گزارنے کی اہمیت و افادیت بیان کرتے ہوئے کہا کہ جماعتی زندگی میں میں غیر مست عزت تحفظ اور عظمت ہے اس لیے ہمیں جماعت اور اس کے کماز سے جڑے رہنا چاہیے اور اس کی پالیسیوں پر عمل پیرا ہوتے ہوئے اس کے فیصلوں کا احترام اور نظم و نسق کے مطابق جو پروگرام ہواس میں شریک ہونا چاہیے۔ نیز جو خطبہ غیر جماعتی پروگراموں میں شرکت کو معمول بنارہے ہیں یا بنا چکے ہیں ان کا جماعت نوٹس لے گی۔ اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل فیصلے ہوئے: 1 شعبہ تبلیغ کا اجلاس بلانے کے لیے 15 دن پہلے تاریخ طے کی جائے گی اور اس کی اطلاع 10 دن پہلے ہوگی۔ 2 جو پروگرام مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام ہوگا اگر اس میں کوئی خطیب یا مبلغ کسی مجبوری عذر کی وجہ سے شریک نہ ہو سکے تو مرکز رابطہ کریں۔ مرکز ان کی جگہ متبادل خطیب کا انتظام کرے گا۔ ان شاء اللہ! اجلاس میں مولانا عبید الرحمن عبید، مولانا عبدالحق حقانی، مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری، حافظ احمد حسن ساجد، حافظ محمد یوسف راشد، حافظ سجاد ربانی، حافظ قسیم شیخ پوری و دیگر علماء کرام شریک ہوئے۔ اجلاس میں مفتی حافظ کفایت اللہ شاکر کے والد محترم قاری عبدالستین اصغر کی ہمشیرہ کی مغفرت، درجات کی بلندی کی دعا بھی کی گئی۔ اجلاس کا اختتام صدر مجلس کی دعا کے خیر سے ہوا بعد ازاں مہمانوں کی ضیافت کی گئی۔

ضرورت ہے

❦ درس نظامی اور وفاق المدارس کے تمام اسباق کی تدریس کی اہلیت رکھنے والے اذہب فروع استاد اور ایک عدد حافظ و قاریہ جو پانچ چھ سالہ تدریسی تجربہ رکھتی ہوں۔

رابطہ: جامعہ ام حبیبہ للبنات، چوک جہانگیر پارک، عقب جنرل ہسپتال، غازی روڈ لاہور

0306-8484044 - 0304-4794747

خطبہ جمعہ المبارک

❦ 8 اپریل 2016ء کا خطبہ جمعہ المبارک جامعہ اسلامیہ مرکز اہل حدیث اڈہ ترکھنی بنگلہ میں مولانا منظور احمد نے ارشاد فرمایا۔ احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔

منجانب: قاری بلال شاہ ناظم نشر و اشاعت تحصیل عارفوالہ

جناب عرفان اللہ ثانی کو صدمہ! والدہ محترمہ انتقال کر گئیں

سرگودھا..... 22 اپریل 2016ء یہ خبر جماعتی حلقوں میں بڑے حزن و ملال کے ساتھ پڑھی جائے گی کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث سرگودھا کے امیر جناب عرفان اللہ ثانی کی والدہ محترمہ پیراندہ سالی میں انتقال کر گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ انتہائی نیک سیرت، صوم و صلوة کی پابند صابروہ و شاکرہ اور شب زندہ دار خاتون تھیں۔ مرحومہ کی نماز جنازہ جناب ڈاکٹر عتیق الرحمن استاذ جامعہ سلفیہ فیصل آباد نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں علماء کرام، سیاسی و سماجی رہنما، کارکن اور احباب جماعت کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ دریں اثناء امیر محترم پروفیسر سینیئر ساجد میر اور ناظم اعلیٰ ڈاکٹر حافظ عبدالکریم نے اپنے تعزیتی بیان میں مرحومہ کی مغفرت تادمہ اور سوغوار خاندان کے لیے صبر جمیل کی دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو اس صدمہ پر صبر جمیل کی توفیق سے نوازے۔ آمین! (ادارہ)

درخواست دعائے مغفرت

مرکزی جمعیت اہل حدیث ساہیوال کے بزرگ الحاج ماسٹر غلام قادر مرحوم کے صاحبزادے چوہدری حاجی عبدالجبار سعودی عرب میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون! مرحوم کو وصیت کے مطابق دیارِ حرم میں ہی سپرد خاک کر دیا گیا، ان کی غائبانہ نماز جنازہ 134/9L میں قاری محمد حسن سلفی نے پڑھائی۔ قارئین کرام مرحوم کی مغفرت تادمہ کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔

منجانب: شعبہ نشر و اشاعت AYF ضلع ساہیوال

تعزیت و دعائے مغفرت

گذشتہ دنوں سٹی کوٹ رادھا کشن کے پریس سیکرٹری جناب احسان الرحمن مغل کے والد محترم جناب عبدالرحمن مغل تقاضے الہی سے انتقال کر گئے۔ مرحوم طویل عرصہ سے عارضہ جگر میں مبتلا تھے۔ اس کے بعد تحصیل کوٹ رادھا کشن کے چیئر مین شعبہ خدمت خلق کی زوجہ محترمہ بھی انتقال کر گئیں، دونوں کی نماز جنازہ مولانا عطاء اللہ حنیف نے پڑھائی، امیر ضلع اور امیر سٹی نے ان سے اظہار تعزیت کیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور ان کی بشری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔ آمین! دعا گو: حافظ محمد زکریا عاصم ناظم سٹی کوٹ رادھا کشن

شاہد اللہ باجوڑ وی کا تنظیمی دورہ

گذشتہ دنوں شاہد اللہ باجوڑ وی امیر باجوڑ ایجنسی اور ناظم مولانا محمد ابراہیم نے مختلف علاقوں کا تنظیمی دورہ کیا۔ مولانا عبدالعزیز النورستانی سے جامعہ اشریہ پشاور میں ملاقات کی بعد ازاں مولانا افضل الرحمن مدنی امیر KPK سے ان کے جامعہ میں تفصیلی ملاقات کی اور باہمی دلچسپی کے مسائل پر تبادلہ خیالات کیا۔ مولانا موصوف نے باجوڑ ایجنسی کی نئی کابینہ کی توثیق کر دی۔ پھر جامعہ اشریہ میں مولانا شمس الدین مرحوم کے صاحبزادے مولانا محمد اور AYF کے رہنما سراج شاہ سے ملاقات کی۔ نیز مولانا عبدالغفار ہرکی یار پری کی اور قاری انور سید (قاضی کلمے) کے ہاں قیام کیا۔ اگلے روز حاجی عالم شیر ناظم مدرسہ گنج سے ان کی اہلیہ اور شیخ جلال الدین شہید کے سر سے اظہار تعزیت کیا۔ اس طرح یہ سہ روزہ دورہ اختتام پذیر ہوا۔

منجانب: جمشید احمد سلفی، ناظم نشر و اشاعت باجوڑ ایجنسی

ضرورت رشتہ

سید فیملی سے تعلق رکھنے والی خوبصورت، خوبصورت لڑکی عمر 18 سال، تعلیم FA کے لیے پڑھ لکھے باروزگار سید گھرانے سے رشتہ درکار ہے۔

رابطہ: سید طیب شاہ بخاری ناظم و خطیب جامعہ ابی ہریرہ

سوہدرہ موڈوزیر آباد 0336-0141687

رابطہ: ضیاء الرحمن 0300-9464347

چونگی سالانہ قرآن و سنت کانفرنس

مدرسہ دارالقرآن والحدیث المعروف عید گاہ اہل حدیث شہید انوانی روز منڈی بہاؤ الدین میں طلبہ کے حفظ القرآن کی تکمیل کے موقع پر تقسیم انعامات و اسناد کے سلسلہ میں AYF کے زیر اہتمام چونگی سالانہ قرآن و سنت کانفرنس 16 اپریل بعد نماز عشاء منعقد کی گئی جس کی صدارت ضلعی امیر حکیم طارق محمود باجوڑ نقابت ضلعی ناظم حافظ محمد فہد اور سرپرستی امیر مدرسہ مولانا عبدالحمید نے کی۔ پروفیسر عبدالرزاق ساجد نے توحید و رسالت کے تقاضے پر روشنی ڈالی، مولانا نعیم الرحمن شیخ پوری نے کہا کہ ہمیں قرآن اور صاحب قرآن کی تعلیمات کے مطابق اپنی زندگی کو گزارنا چاہیے۔ مولانا اکرام اللہ ساجد نے قرآن و سنت کی اہمیت کو واضح کیا اور کہا کہ نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو گمراہی سے بچنے کا ضابطہ ”کتاب اللہ و سنت رسول“ ہی بتلایا ہے۔ پروگرام کے آخر میں حفظ القرآن مکمل کرنے والے طلبہ حافظ ذیشان مسعود، حافظ امیر حمزہ، حافظ علی حسن، حافظ شیر علی، حافظ یاسر عرفات، حافظ ابوبکر فیاض، حافظ عبداللہ ریاض اور حافظ اسد اللہ قاضی کو انعامات اور اسناد تقسیم کی گئیں۔

منجانب: دفتر AYF منڈی بہاؤ الدین

صدر ادارہ سیکرٹری جنرل کا دورہ گوجرہ

اہل حدیث یوتھ فورس پاکستان کے صدر حافظ ذاکر الرحمن صدیقی اور پنجاب کے جنرل سیکرٹری حافظ منظور راہی نے 15 اپریل بروز جمعہ المبارک گوجرہ کا دورہ کیا۔ حافظ ذاکر الرحمن صدیقی نے جامع مسجد انور مرکز اہل حدیث ڈبکوت روڈ گوجرہ میں خطبہ جمعہ المبارک ارشاد فرمایا۔ بعد ازاں مرکزی جمعیت اہل حدیث تحصیل گوجرہ کے امیر حافظ محمد اسلم جٹ و دیگر ذمہ داران محمد ایوب سجاد حافظ سجاد بانی محمد سرفراز حسن حافظ عبدالباست سے تنظیمی امور پر تبادلہ خیالات کیا۔ بعد پھر AYF تحصیل گوجرہ کے صدر ملک محمد ارشد کی رہائش

ضرورت رشتہ

عمر 41 سال، تعلیم بی اے (ذاتی کاروبار) پہلی بیوی وفات پا گئی (ایک بیٹا موجود ہے) شخص کے لیے رشتہ درکار ہے۔ حمیز اور ذات پات کی قید نہیں۔

رابطہ: ضیاء الرحمن 0300-9464347

ضروری اعلان

بعض احباب جماعت اپنے مدارس کی تقریبات اور جلسوں کے اشتہارات میں غیر جماعتی مقررین کے اسماء گرامی تحریر کر دیتے ہیں، ایسے اشتہارات کی اشاعت کے لیے ادارہ معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ)

مولانا رحمت اللہ ڈوگر کو صدمہ!

14 اپریل... مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی لنگن پور کے سرپرست مولانا رحمت اللہ ڈوگر کی والدہ ماجدہ وفات پا گئیں۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مرحومہ بڑی پرہیزگار، صوم و صلوة کی پابند، شب زندہ دار خاتون تھیں، نماز جنازہ میں ہر طبقہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی بشری لغزشوں سے درگزر فرمائے اور جنت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔ تمام احباب سے

انا اللہ وانا الیہ راجعون!

محمد سرور (مالوال ضلع شیخوپورہ) کے ہم زلف عبدالرشید طویل علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ مرحوم کی وصیت کے مطابق پروفیسر سید جعفر حسین شاہ (تکلی عالی) نے پڑھائی۔ احباب جماعت کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس عطا فرمائے۔ آمین!

شریک غم: محمد سرور 0346-8836619

شوکت ضیاء چوہدری کو صدمہ!

شوکت ضیاء چوہدری کے بھائی جان اشتیاق داؤد چوہدری گذشتہ دنوں برین ٹیمبرج کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! نماز جنازہ قاری عبدالستین اصغر نے پڑھائی۔ تعزیت کرنے والے احباب: امیر محترم پروفیسر ساجد میر، محمد مولانا نعیم بٹ، مولانا عبدالرشید حجازی، رانا شفیق خاں، پسروری، حافظ عبدالستار حامد، میاں محمود عباس، حافظ بابر فاروق رحیمی، مفتی عبید اللہ عقیف، حافظ عبدالغفار روپڑی، ڈاکٹر عبدالغفور راشد، جناب بشیر انصاری، حافظ محمد یسین طہ و دیگر احباب جماعت۔

جوہر نایاب

جدید طبی ریسرچ مایوس ہونا گناہ ہے۔

بے اولاد حضرات کے لئے قومی شفا خانہ نے 30 سالہ طبی ریسرچ کے بعد ایک ٹانک ”جوہر نایاب“ تیار کیا ہے۔ اسے استعمال کر کے اپنی تازہ رپورٹ کے ساتھ ملیں۔ ان شاء اللہ رپورٹ اچھی ہوگی۔

قومی شفا خانہ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ

0345-6213064

دعاے مغفرت کی اپیل ہے۔

حافظ نصیر احمد سینئر ریسرچر ٹی وی و نائب ناظم تحصیل چوہانیاں

مولانا خادم الدین خلیق انتقال کر گئے

مرکزی جمعیت اہل حدیث سٹی رینالہ خوروہ کے ناظم مولانا خادم الدین خلیق 15 اپریل 2016ء بروز جمعہ المبارک خطبہ کے وقت اچانک حرکت قلب بند ہونے سے انتقال کر گئے۔ انا اللہ وانا الیہ راجعون! مولانا کا شمار کبار علماء میں ہوتا تھا، وہ لاہور پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث شائع اکاؤنڈ کے ناظم رہے، اس وقت رینالہ خوروہ کی تحصیل بھر میں مرحوم کے تبلیغی پروگرام جاری تھے کہ وہ ہمیں داغِ سزا رفت دے گئے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ نصیب کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین! اراکین جمعیت تحصیل رینالہ خوروہ پسماندگان کے غم میں شریک ہیں۔ دعا گو: محمد یونس عتیق، ناظم تحصیل رینالہ خوروہ

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب انسان فوت ہو جاتا ہے تو اس کے اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے۔ البتہ جو لوگ (ثواب جاری رہتا ہے) 1. صدق چارہ 2. فائدہ مند سلم 3. نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔ (رواہ مسلم: 173)

خوشخبری
سنتی علماء، قدیمی حضرات کے لئے

مشکوٰۃ المصابیح
للشیخ الاسلام ابوالحسن علی بن محمد بن علی بن ابی حمزہ الثمالی

ترجمہ و فوائد جمعیت: مولانا محمد علی اعظمی
ترجمہ و فوائد جمعیت: مولانا محمد علی اعظمی

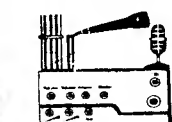
قیمت: 5200/- رعایتی قیمت: 2600/- خصوصی قیمت: 2100/- علاوہ ذاک خرچ

(1) 500/- روپے برائے صدقہ ایصال ثواب سے شامل کیے جائیں گے۔ (معاون کے والد محسن بہتے کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں)
(2) یہ بکینگ محدود مدت اور محدود رقم کے لیے ہے۔ (3) مدارس و طلباء کے لیے 5 سیٹ پر بلٹی خرچ ہر مذمہ ادارہ

مکتبہ البانیہ، قذافی سٹریٹ، آڈو بازار لاہور
E-mail: maktabah_muhammadiyah@yahoo.com
Mob.: 0302-4967154; 0300-4826023, 042-37114650

اسلامی کتب خانہ
ڈاکخانہ بازار چچہ، روضی ضلع ساہیوال
Email: qudratulhasan7467@gmail.com
مزید معلومات کے لیے رابطہ کریں: 0346-7467125; 0335-6439701

Al-Fatah



پروہائز محمد عثمان

الفتح ایملی فائر لاؤڈ سپیکر

نیا ایملی فائر کی بہترین درآمدی دستیاب ہے

ہمارے ہاں نئے و پرانے ایملی فائر، یونٹ، مانیک، ہارن، طوطی ہارن، سینڈز، U.P.S، کالم سپیکر بازار سے رعایت خریدیں نیز مرمت کوالیفائیڈ ملکینک کے پاس تشریف لائیں۔

Mob: 0321-7432246
Mob: 0334-7967107
Ph: 055-4230167

نیا س چوک نزد دوشی کالج گوجرانوالہ

امام بخاری انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی

الحرمین کالج آف آرٹس، کامرس اینڈ کمپیوٹر سائنسز

فری داخلہ جاری

گوجرانوالہ بورڈ سے الحاق شدہ

☆ دینی اور عصری علوم کا حسین امتزاج

☆ تجربہ کار اور ہائی کوالیفائیڈ اسٹاف

☆ جدید کمپیوٹر و سائنس لیب

☆ کھیل کا وسیع میدان

☆ میس کی سہولت

☆ ہاسٹل کی سہولت

☆ خوبصورت اور وسیع کیمپس

☆ ہیوی ڈیوٹی جزیئر کی سہولت

75% نمبر حاصل کرنے پر فری ایجوکیشن
65% نمبر حاصل کرنے پر 50% ڈسکاؤنٹ
مستحق طلباء کیلئے فری ایجوکیشن

زلٹ آنے سے پہلے
کلاسز کا آغاز

**درس
نظامی**
کیا تھ

ایف اے
F.A

آئی سی ایس
I.C.S

آئی کام
I.COM

2 مئی 2016 سے کلاسز کا آغاز انشاء اللہ

پرنسپل! پروفیسر حافظ عتیق الرحمن فاضل درس نظامی و حفظ قرأت ایم اے انگلش و ایم فل علوم اسلامیہ
0336-4585261 / 0331-7273894 / 0333-8685665 / 052-6227307

الکرم لاؤنڈری سپیکر اینڈ ایمپلی فائر

نئے لاؤنڈری کی مکمل
دراکٹی دستیاب ہے۔

ایمپلی فائر جدید ٹیکنالوجی کے ساتھ (نئی ورائٹی)

فضل مارکیٹ دوکان نمبر 2 چوک نیائیں گوجرانوالہ

فون نمبر: 03300-6430029 / 055-4212804, 4226706 / محمد ثیشان ربانی 0343-6007696

عرصہ 47 سال سے مسجدوں کی خدمت میں پیش پیش

گولڈن

ایمپلی فائر لاؤنڈری سپیکر (ریفرز)

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، ہارنیزنگ اور متعلقہ سپیکر یا اس اور مرمت کا مکمل سہولت کیا جاتا ہے۔

چوک نیائیں نزدیکی کالج گوجرانوالہ

0300-6430739
055-4213430

ایمپورٹڈ
بھی دستیاب ہیں۔

عمل ایمپلی فائر
خود تیار کردہ
دستیاب ہیں۔

نام ہی کافی ہے

مساجد اور مدرسوں کیلئے خصوصی رعایت

پرسنل

ایمپلی فائر لاؤنڈری سپیکر
ایڈسائز سسٹم

ہمارے ہاں نئے ایمپلی فائر آرڈر پر تیار کیے جاتے ہیں۔

یونٹ، مائیک، ہارنیزنگ اور متعلقہ سپیکر یا اس اور مرمت کا مکمل سہولت کیا جاتا ہے۔

حافظ آباد چوک نیائیں فضل مارکیٹ گوجرانوالہ

0333-8294645
055-4237974
0312-7343693

مرکزی جمعیت اہل سنت
اہل سنت یوتھ فورس
تحصیل ڈسک
زیر اہتمام

تین روزہ رابطہ اہل سنت کارواں

کوچہ کوچہ، گھر گھر، بستی بستی

روانگی قافلہ
صبح 9:30

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

8 9 10 مئی بی الوار سوموار منگل 2016

8 مئی
قلعہ ٹیک سنگھ، گوجرہ، ٹھٹھہ لاکھی، کوٹلی خانوں، لکھن چک، کڈن سیان،
سندھانوالہ، بھونانوالی، میسرانوالی، سکھر نہر، نیکہ کیلا، طوطی چک، جادہ،
کوٹ رامداس، گویند کے، برج آرائیاں، برج چیمہ، رنجھائی، گلوٹیاں

9 مئی
بھروکے، رام رائیاں، راجہ گماں، لڑھکی، دھرم کوٹ، وڈالہ سندھواں،
سرانوالی، رام پور، سترہ، ڈالیوالہ، موکل، گوبی پور، اگوچک، گروچک،
میانوالی بنگہ، شتاب گڑھ

10 مئی
دھدو بسراء، وٹالیاں، منڈکی گورائیہ، چیلکے گورائیہ، بڈھا گورائیہ، والہ،
مالوہ، ستو کے، نور پور، ڈھولن، کوٹلی کوکیاں، سبجو کالا، گھوٹنکی،
کوٹلی مرلاں، تلواڑہ راجپوتان، موترہ، جاکے چیمہ، بھانو کے، بیگ چک

مولانا عبدالغفار نقیب
شاہد

مولانا عبدالغفور طاہر
شاہد

مولانا محمد سلمان
شاہد

مولانا اعجاز احمد شاہی
شاہد

مولانا سجاد احمد انصاری
شاہد

تحصیل جماعتی ذمہ داران گاؤں گاؤں
جا کر احباب جماعت سے ملاقات کر
کے ان کے مسائل سنیں گے۔

مرکزی جمعیت اہل سنت یوتھ فورس تحصیل ڈسک
0300-6109870 / 0321-7865864



فقاویٰ

①

مقالات

②

شخصیات و وفيات

③

مقدمات اور تبصرہ جات

④

مکاتیب

⑤

لکھ جماعت کے متعلق ہدایات

⑥

دروس و تقاریر

⑦

مقالات و فقاویٰ

شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

تقديم
فضیلہ شیخ ڈاکٹر صہیب حسن حفظہ اللہ
فاضل مدینہ یونیورسٹی

تحقیق و تصحیح
حافظ شاہ محمود
فاضل مدینہ یونیورسٹی

● مجلد ● عمدہ طباعت ● صفحات 866 ● قیمت 1250 Rs:

حجیت حدیث اور دفاع حدیث پر
18 مقالات کا مجموعہ

مقالات حدیث

از قلم شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

تحقیق و تصحیح
حافظ شاہ محمود
فاضل مدینہ یونیورسٹی

● عمدہ طباعت ● صفحات 704 ● قیمت 900 روپے

مختلف موضوعات پر 10 کتب رسائل کا مجموعہ

مجموعہ رسائل

از قلم شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

تحقیق و تصحیح
حافظ شاہ محمود
فاضل مدینہ یونیورسٹی

● عمدہ طباعت ● صفحات 552 ● قیمت 750 روپے

تحریک اہلحدیث کا تجزیہ و تعارف اور مسلک اہلحدیث کے متعلق
شکوک و شبہات کے ازالے میں چالیس رسائل و مضامین کا مجموعہ

نگارشات

از قلم شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ

تحقیق و تصحیح
حافظ شاہ محمود
فاضل مدینہ یونیورسٹی

● عمدہ طباعت ● صفحات 704 ● قیمت 750 روپے

منے کے ہتے

○ مکتبہ بیت السلام اردو بازار لاہور 0321-9350001 ○ کتاب سرائے اردو بازار لاہور 0321-4163595 ○ مکتبہ اسلامیہ اردو بازار لاہور 0300-8661763 ○ مکتبہ اسلامیہ فیصل آباد 0412-2631204
○ مکتبہ قدوسیہ اردو بازار لاہور 0423-7351124 ○ فضلی بک سنٹر کراچی 021-2629724 ○ مکتبہ نعمانیہ گوجرانوالہ 0321-7475072 ○ والی کتاب گھر گوجرانوالہ 055-4441613

محترم جناب خان سلفی محب

سابق امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ضلع منڈی بہاؤ الدین کو

ضلع منڈی بہاؤ الدین کے بار کا صدر منتخب ہونے پر دل کی اتھاہ گہرائیوں سے
پیش کرتے ہیں۔

سار کباد

اور امید رکھتے ہیں کہ وہ پہلے کی طرح حق و انصاف کا علم سر بلند رکھیں گے۔

منتخب ہوئے

مرکزی جمعیت اہل حدیث، اہل حدیث یوتھ فورس، الاحسان فری ڈسپنسری

(صدر) گلزار حسین طاہر (نائب صدر) عبدالستار (انچارج الاحسان فری ڈسپنسری) وکار کنان
ضلع منڈی بہاؤ الدین

اے اللہ!
ہمیں حرمین شریفین کی
زیارت نصیب فرما۔
آمین

بھنگ
شرع

اعتکاف کیجئے

حرمین
شریفین
میں

ماہ

رمضان المبارک کے

فوری بکنگ کروائیں

ALHUNAAIN
PRINTERS
0332 4027740

تمام ایئر لنز کی سٹی ٹیکسٹ حاصل کریں

گورنمنٹ سے منظورشہاداد: جو 26 سال سے آپ کی مدت میں مصروف عمل ہے

کفر ٹیکٹ . ٹرانسپورٹ . رہائش

ہیڈ آفس

بالمقابل لیسٹڈ ریزہیلنڈ سنٹر فاروق آباد

0300 4236407/0301 4966505.056 3877266

برانچ آفس

میٹیاں سنٹر بالمقابل ایم سی بی بینک سٹیاء روڈ جمال فضل آباد

0321 0333 6662422 - 041 8557315

برانچ آفس

زبیر سپر سنٹر بالمقابل علی میرج ہال نزد لائو پاک پمپ
کھڈیاں خاص

0301 6837566 / 0334 4356170 / 0301 6814942

پرسکون حج و عمرہ کی سعاد حاصل کرنے کے لئے ایک بااعتماد نام

انٹرنیشنل ٹریولز اینڈ ٹورز کاروان

الحدیث



Govt. Lic 3968

علماء کرام اور طلبہ کے لیے عظیم خوشخبری

خطبات

تحقیق و تخریج سے مزین
عام فہم اور سہل انداز میں
چھپ کر منظر عام پر آ گئے ہیں
رحمۃ اللہ علیہ

شیخ الحدیث محمد عبداللہ مولانا

ترتیب و حافظہ عبدالرزق اظہر مدرس امام بخاری یونیورسٹی سیالکوٹ

ناشر: دارالخلود 0345-7333521 - 0333-8257302

عظیم خوشخبری

تسہیل المواریت فی حل تمارین فقہ المواریت (اردو)

جس میں تمارین کو قواعد و علل کی روشنی میں تفصیل سے واضح کیا گیا ہے اب ہر صاحب ذوق باسانی اس فن کو پڑھا سکتا ہے۔

ارالخلود 0345-7333521 - 0333-8257302

جماعة السنة پاکستان کو
مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان میں ضم اور



فصلیہ شیخ
ڈاکٹر عظیم حافظ الحکیم
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

پروفیسر ساجد میر صاحب
امید مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان

کی امارت اور نظامت میں کام کرنے کے فیصلے پر

جناب صاحب
عظیم صحافی
چیف ایڈیٹر
”حذیبہ“ کراچی

استاذ الحدیث محمد اشرف قریشی صاحب

مبارکباد پیش کرتے ہیں

اور اس عظیم کام کو
بخوبی سرانجام دینے پر

مفتی محمد زبیر صاحب
مفتی محمد یوسف صاحب
امید مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ

شیر
سندھ
علامہ
ابراہیم طارق صاحب
ناظم اعلیٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث سندھ

کو خراج تحسین
پیش کرتے ہیں۔

ڈاکٹر الحسن صدیقی
امید یوتھ فورس پاکستان



Weekly AHL- E - HADITH

106, Ravi Road Lahore (54000)

E-Mail: weeklyahlehadith@yahoo.com

WEBSITE: www.ahlehadith.org

Head Office:

Tell: 042-37729933

Fax: 042-37725525

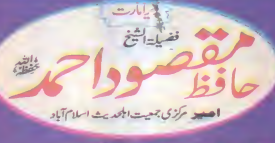
Weekly Ahl-e-Hadith

042-37720257

Paigham T.V:

042-37722876

CPL No
116



مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد کے زیر اہتمام

استحکام پاکستان کا تفسیر

تیسری سالانہ مرکزی عظیم الشان

دعوت قرآن و حدیث

ایم ایچ سلفی

7 مئی بعد نماز مغرب چھ مسجد تقویۃ الاسلام اسلام آباد

محمد سلیمان	عبدالباری	محمد فیصل	خورشید خان	غلام مصطفیٰ چیمہ	عمر فاروق	محمود الحسن غففر	اطاف الرحمن	محمد عارف سنی
انجینئر وادو کھوکھر	حافظ محمد یاس چیمہ	حافظ محمد شفیق	وسیم احمد جمیل	حافظ عبدالرشید	عبدالوحید	محبوب احمد	محمد طارق	محمد طارق
طیب الرحمن شاہ	حافظ محمد انور	ابو نعیم خلیل	ابوبکر صدیق	طاہر محمود	عتیق الرحمن	سید عقیل حسن	سید عقیل حسن	سید عقیل حسن
خالد حمید	ابو عمر قریشی	ابو حفص طاہر کلیم	گل ولی	ابوبکر صدیق	عبداللطیف ساجد	قاری عبدالرحمن جاد	قاری عبدالرحمن جاد	قاری عبدالرحمن جاد
قاری ظہیر احمد	اسعد محمود	فضل الہی	سید طہین شاہ	سید طہین شاہ	سید طہین شاہ	سید طہین شاہ	سید طہین شاہ	سید طہین شاہ
عبداللہ	محمد نواز چیمہ	عبدالرشید حجازی	ذاکر الرحمن صدیقی	ذاکر الرحمن صدیقی	ذاکر الرحمن صدیقی	ذاکر الرحمن صدیقی	ذاکر الرحمن صدیقی	ذاکر الرحمن صدیقی
محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ	محمد اکرم شاہ
عقیق لطیف	عقیق لطیف	عقیق لطیف	عقیق لطیف	عقیق لطیف	عقیق لطیف	عقیق لطیف	عقیق لطیف	عقیق لطیف

☆ خواتین کے لیے با پردہ انتظام ہوگا۔ ☆ شرکاء کے لیے کھانے کا بندوبست ہوگا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث اسلام آباد

0321-5072315, 0300-5239499, 0300-5317158, 051-2507992, www.ahlehadith.com.pk